وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

مجموعہ

# وصایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جس میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی وہ پانچ وصیتیں مع ترجمہ جمع کی گئی ہیں جو انھوں نے اپنے تلامذہ امام ابو یوسفؒ، یوسف بن خالد سمتیؒ، حماد بن ابی حنیفہؒ، نوح بن ابی مریمؒ وغیرہم کو فرمائی تھیں، ہر وصیت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

ترتیب و ترجمہ

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

حسب الحکم بقیۃ السلف حجۃ الخلف برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم مہاجر مدنی دامت برکاتہم

شائع کیا گیا

ناشر

مکتبہ امدادیہ باب العمرہ مکہ مکرمہ (سعودی عرب)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

## مجموعہ

# وصایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جس میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی وہ پانچ وصیتیں مع ترجمہ جمع کی گئی ہیں، جو انھوں نے اپنے تلامذہ امام ابو یوسفؒ، یوسف بن خالد سمتیؒ، حماد بن ابی حنیفہؒ نوح بن ابی مریمؒ وغیرہم کو فرمائی تھیں، ہر وصیت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے،

ترتیب و ترجمہ

## مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

حسب الحکم بقیۃ السلف حجۃ الخلف برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم مہاجر مدنی دامت برکاتہم

شائع کیا گیا

ملنے کے پتے:
(۱) مکتبہ [illegible] تاجران کتب، کارخانہ بازار فیصل آباد (پاکستان)
(۲) مکتبہ امدادیہ، باب العمرہ، مکہ مکرمہ، (سعودی عرب)
(۳) کتب خانہ یحیوی، مظاہر علوم، سہارنپور، یوپی (ہندوستان)

16/=

نام کتاب ؛ مجموعہ وصایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب ترجمہ ؛ مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری
تاریخ طباعت ؛ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۹۹ھ
مطبع ؛ مشہور آفسٹ پریس کراچی
کتابت ؛ سید دلشاد حسین کاظمی
کل صفحات ؛ ۸۰
قیمت ؛

---

ملنے کے پتے :-
۱- مکتبہ امدادیہ، باب العمرہ، مکہ معظمہ
۲- کتب خانہ یحیوی، مظاہر علوم سہارنپور
۳- مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۴- ملک سنز تاجران کتب کارخانہ بازار فیصل آباد
۵- ادارۃ المعارف، دارالعلوم، کراچی ۱۴

# پیش لفظ

## از مرتب عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُدَاۃِ الْحَقِّ وَنَاصِرِی الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ، وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، وَحَذَا حَذْوَھُمْ فِی اسْتِذْکَارِ اٰثَارِ نَبِیِّہِ الْاَمِیْنِ، وَاسْتِحْفَاظِ کِتَابِ اللّٰہِ الْمُبِیْنِ، اَوْصَوْا وَاسْتَوْصَوْا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَالصَّبْرِ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ۔

**امابعد**، احقر نے اس سے پہلے الامام الاعظم والھمام الافخم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اُس وصیت کا ترجمہ لکھا تھا جو حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نامور شاگرد حضرت یوسف بن خالد سمتی بصری رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی تھی، یہ ترجمہ اصل وصیت کے ساتھ ماہنامہ البلاغ کراچی میں شائع ہوا، جسے مرشدی حضرت اقدس شیخ الحدیث بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم مہاجر مدنی دامت برکاتہم العالیہ

نے اپنی مجلس میں حرف بہ حرف سُنا، اور بہت ہی پسند فرمایا، پھر اپنی جیب خاص سے اس کو پانچ ہزار طبع فرمایا، اس کے بعد مشورہ ہوا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری وصیتیں بھی باترجمہ شائع کی جائیں، جو دیگر تلامذہ کو فرمائی تھیں، تلاش کرنے سے "الاشباہ والنظائر" کے آخر میں ایک وصیت ملی جو قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی تھی، اس کو پڑھا تو جگہ جگہ عبارات میں طباعت کی اغلاط سامنے آئیں، اور بعض جگہ مسخ و تحریف کا اندیشہ ہوا، اس کے دوسرے نسخہ کی تلاش جاری رہی، حتیٰ کہ "مناقب الامام الاعظم" میں اور "حسن التقاضی" میں بھی مل گئی، اور تینوں نسخوں کو سامنے رکھ کر اس کا صحیح ترین نسخہ مرتب کیا، اور بامحاورہ ترجمہ بھی لکھ دیا،

احقر کے ذہن میں تھا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک وصیت اُن کے صاحبزادہ حماد بن ابی حنیفہؒ کے نام بھی ہے، اس کی جستجو جاری رکھی، تو الحمد للہ اس کا نسخہ بھی مل گیا، نیز "مناقب الامام الاعظم" میں قاضی ابو عصمہ نوح بن ابی مریم مروزیؒ کے نام بھی ایک وصیت نظر سے گذری، جو قضاء سے متعلق ہے؛ اور ایک وصیت ایسی بھی اسی کتاب میں ملی، جو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اکابر تلامذہ کو فرمائی تھی،

احقر نے ان تمام وصایا کا بامحاورہ ترجمہ لکھا، اور حضرت اقدس مرشدی دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کیا، حضرت والا نے ان تمام وصایا کو ایک مجموعہ میں شائع فرمانے کا حکم فرمایا، —— اور اس مجموعہ کا نام **وصایا امامِ اعظم** رحمۃ اللہ علیہ تجویز فرمایا، اب یہ پانچ وصایا کا مجموعہ

شائع کیا جا رہا ہے، جو ناظرین کے ہاتھوں میں ہے،

ترتیب اس طرح رکھی ہے کہ :-

پہلے نمبر پر وصیت بنام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ،

دوسرے نمبر پر بنام یوسف بن خالد سمتیؒ رحمۃ اللہ علیہ،

تیسرے نمبر پر بنام حماد بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ،

چوتھے نمبر پر بنام ابو عصمۃ نوح ابن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ،

اور پانچویں نمبر پر وصیت بنام اکابر تلامذہ رحمہم اللہ کو رکھا ہے،

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ... کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ مشہور تلمیذ تھے، حدیث اور فقہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کے تلامذہ میں سے ہیں، جنھوں نے ان سے تین سال تک علم حاصل کیا، آپ نہ صرف قاضی تھے، بلکہ قاضی القضاۃ تھے، اور اس لقب سے سب سے پہلے آپ ہی مشہور ہوئے، خلفاء بنی عباس میں سے مہدی، ہادی اور ہارون الرشید کے عہد میں قضاء کی خدمت انجام دی، اور ۱۶۶ھ ہجری سے لے کر اپنی وفات تک برابر قاضی رہے،

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سترہ سال تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پابندی کے ساتھ مسلسل حاضری دیتے رہے حتیٰ کہ ایک مرتبہ اُن کے ایک بچہ کی وفات ہو گئی تو اس کے دفن میں بھی اس لئے شریک نہ ہوئے کہ امام ابو حنیفہؒ کی مجلس کی حاضری کا ناغہ نہ ہو جائے

بچہ کے کفن دفن کا انتظام اعزہ واقربا اور پڑوسیوں پر چھوڑا اور خود حضرت امام اعظمؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے، حضرت امام اعظمؒ نے اُن کو نہ صرف فقیہ بنایا بلکہ بارہا ان کی مالی امداد بھی فرماتے رہے، داؤد بن رشید کا قول ہے کہ اگر صرف ابو یوسفؒ ہی امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہوتے تو اُن کو فخر کے لئے یہی ایک تلمیذ کافی تھا، میں جب ابو یوسفؒ کو علمی باتیں کرتے ہوئے دیکھتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سامنے سمندر ہے، اس میں سے لپ بھر بھر کر نکال رہے ہیں، حدیث اور فقہ و کلام سب اُن کے سامنے رہتا تھا،

ایک مرتبہ امام ابو یوسفؒ بیمار ہوئے تو حضرت امام اعظمؒ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، عیادت کے بعد باہر آکر فرمایا کہ اگر اس جوان کی وفات ہوگئی تو بہت بڑا علم ضائع ہو جائے گا (کیونکہ) یہ زمین کے بسنے والوں میں سب سے بڑا عالم ہے،

علی بن صالحؒ جب امام ابو یوسفؒ سے روایت کرتے تھے تو کہتے تھے حدّثنی افقہ الفقہاء وقاضی القضاۃ وسیّد العلماء۔

حضرت امام ابو یوسفؒ ۱۶۶ھ ہجری سے لے کر ۱۸۲ھ ہجری تک قاضی رہے، جو اُن کی وفات کا سال ہے، اس طویل مدت میں انھوں نے بڑے عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کئے، فرماتے تھے کہ میں نے کبھی کوئی ظلم کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ ایک فیصلہ کے بارے میں مجھے مواخذہ کا ڈر ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایک نصرانی نے ہارون الرشید پر دعویٰ کیا کہ امیرالمؤمنین نے میری فلاں جائداد پر قبضہ کر رکھا ہے، جب مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو

یں نے ہارون الرشید سے کہا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی فلاں اراضی پر آپ نے قبضہ کر رکھا ہے، ہارون الرشید نے جواب دیا کہ یہ تو ہم کو اپنے پردادا منصور سے میراث میں پہونچی ہے، یں نے اس نصرانی سے کہا کہ تو نے جواب سُن لیا، اب بتا کہ تیرے پاس گواہ ہیں یا نہیں؟ وہ کہنے لگا کہ میرے پاس گواہ تو نہیں ہیں، لیکن آپ مدعیٰ علیہ کو قسم کھلائیے، یں نے ہارون الرشید سے کہا کہ امیر المؤمنین! آپ قسم کھا سکتے ہیں؟ ہارون الرشید نے قسم کھالی، اور مقدمہ خارج ہوگیا، اور نصرانی واپس چلاگیا،

حضرت امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ مجھے اس واقعہ سے مواخذہ کا خوف ہے، شاگرد نے دریافت کیا کہ ایسا فیصلہ کرنے کے باوجود پھر مواخذہ کا خوف کیوں ہے؟ فرمایا، اس لئے کہ میں نے دونوں فریق کو ایک جگہ نہیں بٹھایا تھا، ہارون الرشید امتیازی جگہ بیٹھے رہے، اور نصرانی مدعی مدعا علیہ کی جگہ کھڑا رہا، (جو قاضی کے سامنے ہوتی ہے)۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عبادت گذار بھی تھے ..... قاضی القضاۃ کی ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ دو سو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے، اور روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے،

حضرت امام ابو یوسفؒ رحمۃ اللہ علیہ انصارِ مدینہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، آپ کے پردادا۔ سعد بن بُحَیرؓ صحابیؓ تھے، اُن کو سعد بن حَبتہ بھی کہا جاتا ہے، (حبتہ والدہ کا نام تھا) انھوں نے غزوۂ خندق میں شریک ہوکر خوب جنگ میں حصہ لیا، اُس وقت نو عمر تھے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو دیکھا کہ بڑی دلیری کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں تو اُن کو بُلا کر دریافت فرمایا کہ اے نوجوان! تم کون ہو؟ عرض کیا میں سعد بن حَبْتَہ ہوں، آپؐ نے دُعا دی کہ اللہ تیرا نصیب مبارک فرمائے، اور ساتھ ہی قریب آنے کا حکم فرمایا، جب وہ قریب آئے تو اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا، (یہ واقعہ الاستیعاب میں لکھا ہے)

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمارے پر دادا کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا، میں اس کی برکت خاندان بھر میں محسوس کرتا ہوں،

یہ سعد بن بُجَیر کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، وہیں انھوں نے وفات پائی، اور اُن کی نسل کوفہ میں آباد رہی، جن میں ایک بڑے ہونہار ابو یوسفؒ پیدا ہوئے، جنھوں نے مشرق و مغرب کو علم سے بھر دیا،

امام ابو یوسفؒ کی وفات ۱۸۲ھ ہجری میں ہوئی، اور ولادت کے بارے ۱۱۳ھ ہجری مشہور ہے، لیکن شیخ محمد زاھد کوثری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُن کا سنِ ولادت ۹۳ھ ہجری ہے، انھوں نے اسی کو محقق قرار دیا ہے،

---

حضرت یوسف بن خالد سمتی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلامذہ میں سے تھے، اُن کا وطن بصرہ تھا، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں طلب علم کے لئے کوفہ حاضر ہوئے، تحصیلِ علم کے بعد اپنے وطنِ مالوف کو واپس جانے لگے تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جانے میں جلدی نہ کرو، میں تمھیں بطور توشہ کچھ وصیتیں کروں گا، پھر باقاعدہ

رخصت نکال کر وہ وصیتیں فرمائیں جو اس مجموعہ میں آرہی ہیں، یہ وصیتیں خصوصیت کے ساتھ علماء اور طلباء کے لئے حرزِ جاں بنانے کے قابل ہیں، صاحبِ ہدایہ کے مشہور تلمیذ علامہ زرنوجی اپنی کتاب "تعلیم المتعلم" میں لکھتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وَيَنْبَغِي لطالب العلم ان يحصل كتاب الوصية كتبها ابو حنيفة رح ليوسف ابن خالد رح عند الرجوع الى اهله وقد كان استاذنا شيخ الاسلام على بن ابى بكر رح امرنى بكتابته عند الرجوع الى بلدى ولابد للمدرس والمفتى فى معاملات الناس منه | "اور طالب علم کو چاہئے کہ وہ وصیت نامہ حاصل کرے جو حضرت امام ابو حنیفہ رح نے یوسف بن خالد رح کو دیا تھا جبکہ وہ گھر جانے لگے تھے، ہمارے استاذ علی بن ابی بکر رح نے مجھے حکم دیا تھا کہ اس وصیت کو لکھ لوں جب کہ میں اپنے شہر کو واپس جانے لگا تھا، لوگوں سے معاملات پیش آنے اور ان کے ساتھ برتاؤ کرنے کے سلسلہ میں مدرس اور مفتی کے لئے یہ وصیت نامہ بہت ضروری ہے"؛ |

حضرت یوسف بن خالد سمتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رح کے اساتذہ میں سے تھے اور امام صاحب موصوف رح نے ان کے متعلق فرمایا: كَانَ رَجُلًا مِّنَ الْخِيَارِ" یعنی وہ بہترین افرادِ امت میں سے تھے"

محدث ابن ماجہ رح نے اُن سے تخریج کی ہے، لفظ "سمتی" سمت کی طرف منسوب ہے، حُسنِ سمت یعنی حُسنِ سیرت کی وجہ سے اُن کو سمتی کہا جاتا ہے، ۱۷۵ھ ہجری میں اُن کی وفات ہوئی،

حضرت حماد بن ابی حنیفہؒ حضرت امام اعظمؒ کے اکلوتے بیٹے تھے، انھوں نے اپنے والدِ محترم قدس سرہٗ سے فقہ حاصل کیا، ان پر زہد و تقویٰ غالب تھا، ایک عرصہ تک کوفہ کے قاضی بھی رہے،

حضرت نوح بن ابی مریمؒ بھی حضرت امام اعظمؒ کے معروف تلامذہ میں سے تھے، اُن کا وطن مَرْو تھا، اَبُو عِصْمَہ اُن کی کنیت تھی اور ان کو "الجامع" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا، حضرت امام صاحبؒ سے عموماً قضاء کے مسائل پوچھا کرتے تھے، ایک دن حضرت امام صاحبؒ نے فرمایا کہ تم ضرور قضاء کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، جب اپنے وطن پہنچے تو قاضی بنا دیئے گئے. حضرت امام اعظمؒ کو بذریعہ خط اس کی اطلاع دی، تو حضرت امام صاحبؒ قدس سرہٗ نے اُن کو قضاء سے متعلق وصیت لکھ کر بھیجی، جو ان اوراق میں شامل کر دی گئی ہے،

ان کو جامع العلوم ہونے کی وجہ سے اَلْجَامِعْ کہا جاتا تھا، اُن کی چار مجلسیں ہوتی تھیں، ایکؔ مجلس حدیث کی، دوسری امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات نقل کرنے کی، تیسری نحو کی اور چوتھی مجلس شعر و ادب کی ہوتی تھی، حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ.... قاضی ابن ابی لیلیٰ سے بھی انھوں نے علم حاصل کیا،

پانچویں وصیت جو اس مجموعہ میں درج کی گئی ہے اس کے راوی حضرت امام ابو یوسفؒ ہیں، انھوں نے فرمایا ایک دن جب بارش ہو رہی تھی، ہم چند اصحاب حضرت امام اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جن میں داؤد طائی،

عافیہ اودیؒ، قاسم بن معن مسعودیؒ، حفص بن غیاث نخعیؒ، وکیع بن الجراحؒ، مالک بن مغولؒ، زفر بن ھذیلؒ موجود تھے، حضرت امام اعظمؒ ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور ارشاد فرمایا: اَنْتُمْ مَسَارُّ قَلْبِیْ الخ،

یہ وصیت اس مجموعہ میں سب سے آخر میں آرہی ہے، تشریح مضامین کے لئے ترجمہ کے درمیان کہیں کہیں احقر نے قوسین میں اپنی طرف سے ریشم میں ٹاٹ کا پیوند بھی لگا دیا ہے، تاکہ عوام وصیت کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر غلط مطلب نہ سمجھ لیں،

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس خدمت کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور حضرت اقدس مرشدی دامت برکاتہم کا سایہ ہم لوگوں پر تا دیر قائم رکھے، اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ وَّلِلدُّعَاءِ مُجِيْبٌ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

بالمدینۃ المنورۃ
یکم صفر ۱۳۹۹ھ

وانا العبد المحتاج الی رحمۃ اللہ
محمد عاشق الٰہی بلند شہری
عفا اللہ عنہ وعافاہ
وجعل آخرتہ خیراً من اولاہ

# آغازِ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصیۃ الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی رحمۃ اللہ علیہ لِاجل تلامذتہ قاضی القضاۃ ابی یوسف الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت امام اعظمؒ کی وہ وصیت جو انھوں نے قاضی ابو یوسف کو فرمائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حکی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انہ اوصی الی ابی یوسف رحمہ اللہ بعد ان ظہر لہ منہ الرشد وحسن السیرۃ والاقبال علی العلم فقال :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقول ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب (اپنے شاگرد) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ محسوس فرمایا کہ رشد و ہدایت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نواز دیا ہے اور ان کے اخلاق اور سیرت بہترین ہیں، اور وہ علم

پر پوری توجہ دیتے ہیں تو ان کو خصوصی نصیحتیں فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

| | |
|---|---|
| (۱) یا یعقوب وقر السلطان وعظم منزلته وایاك والكذب بين يديه، | "اے یعقوب (یہ امام ابو یوسف کا نام ہے) صاحب سلطنت کی عزت کرنا اور اس کے مرتبہ کی بڑائی کو سمجھنا اور اس کے سامنے جھوٹ مت بولنا"، |
| (۲) ولاتدخل عليه فی کل وقت وفی کل حال مالم يدعك لحاجة علمية فانك اذا اكثرت الاختلاف اليه تهاون بك واستخف وصغرت منزلتك فی عينه فكن منه كما انت من النار تنتفع بها وتتباعد عنها، ولاتدن منها فانك تحترق وتتاذى منها فان السلطان لايرى لاحد مايرى لنفسه، | "اور ہر وقت اور ہر حالت میں اس کے پاس مت جانا، جب تک کوئی علمی ضرورت پیش نہ آئے (بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز رکھنا) کیونکہ جب تم اس کے پاس کثرت سے آنا جانا رکھو گے تو تم کو معمولی آدمی سمجھے گا، اور حقیر جانے گا، اور اس کی آنکھوں میں تمہاری حیثیت کچھ بھی نہ رہے گی، لہٰذا تم بادشاہ سے ایسا معاملہ رکھو جیسے آگ سے معاملہ رکھتے ہو، کہ اس سے نفع حاصل |

کرتے ہوئے دور رہتے ہو، آگ کے قریب نہ جاؤ ورنہ جل جاؤ گے، اور آگ سے تم کو تکلیف پہنچے گی، (اسی طرح سے بادشاہ سے قریب ہونے سے اذیت کا اندیشہ لازم ہے) اور وجہ اس خاص نصیحت کی یہ ہے کہ بادشاہ

جو حیثیت اور مرتبہ اپنا سمجھتا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں سمجھتا اور زیادہ آنے جانے سے بعض مرتبہ بے تکلفی ہوجاتی ہے اور بادشاہ کی شان کے خلاف کوئی قول یا فعل صادر ہوجائے تو وہ سزا دینے پر آمادہ ہوجاتا ہے۔

(۳) وایاك وكثرة الكلام بين يديه فانه يأخذ عليك ماتتفوه به ليرى من نفسه بين يدى حاشيته انه اعلم منك وانه يخطئك وتصغر بذلك فى اعين قومه،

"اور بادشاہ کے سامنے زیادہ نہ بولنا، کیونکہ وہ تمہاری گفتگو کی گرفت کرے گا، تاکہ وہ اپنے حاشیہ برداروں کو یہ بتائے کہ میں اس سے زیادہ جاننے والا ہوں، اور تمہارے کلام کی غلطیاں پکڑے گا اور اس طرح سے تم اس کے درباریوں میں حقیر ہوجاؤ گے۔"

---

(۴) ولكن اذا دخلت عليه تعرف قدرك وقدر غيرك،

"اور جب تم بادشاہ کے پاس جاؤ تو اپنی قدر بھی پہچانو اور اپنے علاوہ دوسروں کی بھی قدر کو جانو۔"

---

(۵) ولاتدخل عليه وبين يديه من اهل العلم من لاتعرفه فانك ان كنت ادون حالا منه لعلك تترفع عليه ويضرك وان كنت اعلم منه

"اور اس کے پاس ایسے وقت میں مت جاؤ جبکہ وہاں ایسے اہلِ علم موجود ہوں جن سے تمہاری واقفیت نہ ہو، کیونکہ اگر تم وہاں کے موجودہ اہلِ علم سے کمتر ہوئے اور ان کے سامنے

لعلك تبجح عنه وتسقط بذلك عن عين السلطان،

تم نے کچھ اپنی علمی بڑائی ظاہر کی تو اس سے تم کو نقصان پہونچے گا اور اگر ان میں کوئی شخص تم سے بڑھ کر عالم ہو تو ان کے سامنے تم اپنے کو گھٹا کر بات کروگے اور اس طرح بادشاہ کی نظر سے گر جاؤگے "

(۶) واذا عرض عليك شيئاً من اعماله فلا تقبل منه الا بعد ان تعلم انه يرضاك ويرضى مذهبك في العلم والقضايا كيلا تحتاج الى ارتكاب مذهب غيرك في الحكومات

"اور جب بادشاہ سرکاری کاموں میں سے کوئی کام تمہارے سپرد کرے تو اس وقت تک قبول نہ کرو جب تک تم کو یقین نہ ہو جائے کہ وہ تم سے اور تمہارے اُس مسلک اور مذہب سے راضی ہے جو تمہارا مسلک اور مذہب علم اور عدالتی فیصلوں کے بارے میں ہے تاکہ تم کو فیصلوں کے بارے میں دوسروں کا مسلک اختیار نہ کرنا پڑے "

(۷) ولا تواصل اولياء السلطان وحاشيته بل تقرب اليه فقط،

"اور بادشاہ کے دوستوں سے اور حاشیہ برداروں سے تعلق پیدا مت کرنا، بلکہ جو کچھ نزدیکی ہو وہ بادشاہ ہی سے ہو "

---

(۸) وتباعد عن حاشيته ليكون مجدك وجاهك باقياً،

"اور اس کے حاشیہ برداروں سے دور رہنا، تاکہ تمہارا مرتبہ اور عزت باقی رہے "

---

(٩) ولا تتکلم بین یدی العامة الا بما تسأل عنه،

"اور عوام کے سامنے صرف اسی بارے میں بات کرنا جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے (یعنی عوام میں سے جب کوئی شخص سوال کرے تو بقدر ضرورت شرعی جواب دے کر خاموش ہو جاؤ)۔"

(١٠) وایاك والکلام فی المعاملة والتجارة الا بما یرجع الی العلم کیلا یوقف منك علی رغبة فی المال فانهم یسیئون الظن بك ویعتقدون میلك الی اخذ الرشوة منهم وبسط الید الیها،

"اور دنیاوی معاملات اور تجارت کے بارے میں عوام کے سامنے بات مت کرنا، سوائے اُن امور کے جن کا علم سے تعلق ہو تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ تم کو مال سے محبت ہے اور اس کی رغبت ہے، اگر ان کے دل میں یہ خیال آگیا تو تمہارے بارے میں بدگمانی کریں گے، اور دل میں یہ سمجھیں گے کہ تم رشوت لینے کی طرف متوجہ ہو اور اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کو تیار ہو۔"

(١١) ولا تضحك ولا تبتسم فیما بین العامة،

"اور عوام کے سامنے نہ ہنسو، نہ مسکراؤ۔"

(١٢) ولا تکثر الخروج الی الاسواق،

"بازاروں میں زیادہ نہ جاؤ۔"

(١٣) ولا تکلم الصبیان المراهقین فانهم فتنة ولا بأس.....

"اور جو لڑکے قریب البلوغ ہوں ان سے بات نہ کرو، کیونکہ یہ لوگ

ان تكلم الاطفال وتمسح رؤسهم،

فتنہ ہیں، ہاں چھوٹے بچوں سے بات کرنے اور اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرنے میں کوئی مضائقہ نہیں"

---

(۱۴) ولا تمش فی قارعة الطریق مع المشائخ من العامة فانك ان قدمتهم ازری ذلك بعلمك وان اخرتهم ازری بك من حیث انهم اسن منك فان النبی صلی الله علیه وسلم قال من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس منا،

"اور عوام میں جو بوڑھے لوگ ہیں ان کے ساتھ راستہ کے درمیان مت چلنا، کیونکہ اگر ان کو اپنے آگے کروگے تو اس سے تمہارے علم کی حیثیت گرے گی، اور اگر ان کو پیچھے کروگے تو اس سے تمہاری حیثیت گرے گی، کیونکہ (بوڑھوں کی عزت نہ کرنا ارشاداتِ نبویہ کے خلاف ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"

(۱۵) ولا تقعد علی قوارع الطریق فاذا دعاك ذلك فاقعد فی المسجد،

"اور راستوں میں مت بیٹھنا، اگر تم کو اس کی ضرورت ہو (کہ گھر کے علاوہ کسی جگہ بیٹھو) تو مسجد میں بیٹھ جانا"

(۱۶) ولا تقعد علی الحوانیت،

"اور دکانوں پر مت بیٹھنا"

(۱۷) ولا تأکل فی الاسواق

"اور بازاروں میں اور مسجدوں میں

والمساجد، | مت کھانا۔

(۱۸) ولاتشرب من السقایات ولامن ایدی السقائین، | اور راستوں میں جو سبیلیں لگی ہوں اُن سے اور جو لوگ پانی پلاتے پھرتے ہیں ان

کے ہاتھوں سے پانی مت پینا کیونکہ سبیلوں پر ہر طرح کے لوگ موجود ہوتے ہیں اہلِ علم کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتے، اور جو لوگ پانی پلاتے پھرتے ہیں وہ بھی سب ہی کو ایک ہی لکڑی سے ہانکتے ہیں، عالم غیر عالم میں کوئی فرق نہیں کرتے۔"

(۱۹) ولاتلبس الدیباج والحلی وانواع الابریسم فان ذلك یفضی بك الی الرعونة، | "دیبا کے کپڑے اور زیور اور ریشم کی انواع واقسام استعمال نہ کرنا، کیونکہ ان کا استعمال تجھ کو تکبر میں ڈال دے گا۔"

---

(۲۰) ولاتکثر الکلام فی بیتك مع اهلك فی الفراش الا وقت حاجتك الیها بقدر ذلك، | "اور اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ بستر میں ہوتے ہوئے زیادہ بات نہ کرنا، بس اتنی ہی بات کرنا جتنی تجھے ضرورت ہو۔"

(۲۱) ولاتکثر لمسها ومسها، | "اور اس کا چھونا اور ہاتھ لگانا زیادہ کرنا"

(۲۲) ولاتقرب الیها الا ان تذکر الله تعالیٰ وتستخیر فیه، | "اور اس کے قریب مت ہو جانا، مگر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اللہ سے خیر طلب کرنے کے بعد۔"

ولا تکلم بامر نساء الغیر بین یدیها ولا بامر الجواری فانہا تنبسط الیك فی کلامك ولعلك اذا تکلمت عن غیرہا تکلمت عن الرجال الاجانب.

(۲۳) "اور دوسروں کی عورتوں کا تذکرہ اور باندیوں کا ذکر اس کے سامنے نہ کرنا، کیونکہ اگر تونے ایسا کیا تو وہ تجھ سے بے تکلفی میں بات کرنے لگے گی اور ممکن ہے کہ غیر مردوں کا ذکر اس کی زبان پر آجائے (جو تیرے لئے باعثِ ناگواری ہوگا)"

ولا تتزوج امرأۃ کان لہا بعل او اب او ام او ابن او بنت ان قدرت الا بشرط ان لا یدخل علیہا غیرك من اقربائہا، فان المرأۃ اذا کانت ذات مال یدعی ابوہا ان جمیع مالہا لہ وانہ عاریۃ فی یدہا،

(۲۴) "اور جہاں تک ممکن ہو ایسی عورت سے نکاح مت کرنا جس کا پہلے کوئی شوہر رہا ہو یا جس کا باپ یا ماں موجود ہو یا اس کے پہلے شوہر سے) کوئی بیٹا بیٹی ہو، ہاں اگر یہ ہوسکتا ہو کہ اس کے اقربا میں سے اس کے پاس تمہارے علاوہ کوئی داخل نہ ہو تو اس سے نکاح کرنے میں چنداں مضائقہ نہیں، (اس کا مطلب قطع رحمی کرنا نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا کثرت سے آنا جانا نہ ہونا چاہیے) اور وجہ اس ہدایت کی یہ ہے کہ عورت جب پیسہ والی ہوتی ہے (اور اس کا باپ.... اس کے پاس آتا جاتا ہے) تو وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جو کچھ مال اس کے پاس ہے وہ میرا ہے اس کو بطور عاریت دیا ہوا ہے (جب وہ ایسا کہے گا... تو

کشیدگی پیدا ہوگی، اور زندگی کا لطف ختم ہوجائے گا)۔"

ولا تدخل بیت ابویہا ما قدرت،

۲۵ "اور جہاں تک ممکن ہو تم اپنی بیوی کے والدین کے گھر نہ جانا (شرعی ضرورتیں بہرحال مستثنیٰ ہیں)۔"

---

وایاک وان ترضی بان تزف الیک فی بیتھم فانھم یأخذون اموالک ویعلون فیک غایۃ الطمع ولا تثبت المرأۃ علی سجیتک وخلقک

۲۶ "اور اس پر تم کبھی راضی نہ ہونا، کہ سسرال میں بیوی کے ساتھ رہنے لگو، اگر ایسا کروگے تو وہ لوگ تمہارے مالوں کو لے لیں گے، اور تمہارے (مال کے وصول کرنے) کے بارے میں بہت زیادہ لالچ میں پڑیں گے، اور ماں باپ کے گھر رہتے ہوئے عورت تمہاری مرضی کے مطابق اخلاق وعادت اختیار نہ کرسکے گی۔"

وایاک ان تتزوج ذات البنین والبنات فانھا تدخر جمیع مالھا لھم وتسرق من مالک وتنفق علیھم فان الولد اعز علیھا منک،

۲۷ "اور اس بات سے پرہیز کرنا کہ سابقہ بیٹوں اور بیٹیوں والی عورت سے نکاح کرو، کیونکہ ایسی عورت اپنا مال اپنی اولاد کے لئے ذخیرہ بناکر رکھتی رہے گی، اور ساتھ ہی تمہارا مال بھی چرائے گی، اور سابقہ اولاد پر خرچ کرے گی، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اسے اپنی اولاد (دوسرے ہر فرد کے مقابلہ میں) اور تیرے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہوگی۔"

(٢٨) ولا تجمع بين امرأتين في دار واحدة

"اور دو بیویوں کو ایک گھر میں جمع نہ کرنا"

(٢٩) ولا تتزوج الا بعد ان تعلم انك تقدر على القيام بجميع حوائجها،

"اور اس وقت تک نکاح مت کرنا جب تک اپنے بارے میں یہ یقین نہ ہو جائے کہ تم اس کی تمام ضروریات پوری کر سکوگے"

(٣٠) واطلب العلم اولا ثم اجمع المال من الحلال ثم اشتغل بالتزوج فانك ان اشتغلت بطلب المال في وقت التعلم عجزت عن طلب العلم ودعاك المال الى شراء الجواري والغلمان وتشتغل بالدنيا، واياك ان تشتغل بالنساء قبل تحصيل العلم فانه يضيع وقتك ويجتمع عليك الولد ويكثر عيالك فتحتاج الى القيام بحوائجهم وتبقى عن العلم والمال،

"اور پہلے علم طلب کرو اس کے بعد حلال مال جمع کرو پھر شادی کرو، کیونکہ اگر تحصیلِ علم کے زمانہ میں مال طلب کرنے میں لگ گئے تو طلبِ علم سے عاجز ہو جاؤگے، اور مال تم کو لونڈی غلام خریدنے کی دعوت دے گا اور تم دنیا میں لگ جاؤگے نیز اس بات سے بھی پرہیز کرو کہ تحصیل علم سے پہلے عورتوں میں مشغول ہو جاؤ، اگر ایسا کروگے تو تمہارا وقت ضائع ہوگا اور بچوں کی بہت ساری ذمہ داریاں جمع ہو جائیں گی، اور اہل وعیال کی

کثرت ہوگی، لہٰذا تم ان کی حاجتوں کے پورا کرنے میں لگے رہوگے. اور علم اور مال (دونوں) سے رہ جاؤگے "

(۳۱) وَاشتغل بالعلم فی عنفوان شبابك ووقت فراغ قلبك وخاطرك ثم بالمال ليجتمع عندك فانّ كثرة الولد والعيال تشوش البال فاذا جمعت المال فاشتغل بالتزوج وعاشر امرأتك على ما بيّنتُ لك،

" اور ایسے وقت طلبِ علم میں مشغول ہونا جبکہ تمہاری جوانی کا ابتدائی دور ہو اور تمہارا دل (علم کے علاوہ دوسرے کاموں سے) فارغ ہو، اس کے بعد مال طلب کرنا تاکہ (تھوڑا بہت) جمع ہوجائے، (اور تحصیلِ مال اور اہل وعیال کے اشتغال سے پہلے علم حاصل کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ ان چیزوں سے دلجمعی نہیں رہتی) اور اولاد اور اہل وعیال کی کثرت دل کو تشویش میں ڈالتی ہے، جب مال جمع کرلو تو نکاح کرلو، اور اپنی بیوی کے ساتھ زندگی گذارنے کا وہی طریقہ اختیار کرو جو میں نے بیان کیا "

(۳۲) وعليك بتقوى الله واداء الامانة والنصيحة لجميع الخاصة والعامة،

" اور تم اللہ سے ڈرنے کو اور امانت ادا کرنے کو اور تمام عوام وخواص کی خیرخواہی کو لازم پکڑلو "

(۳۳) ولا تستخف بالناس ووقرهم ولا تكثر معاشرتهم الّا

" اور ایسا رویہ اختیار نہ کرو جس سے لوگوں کی ذلت ہو، لوگوں کی

بعد ان یعاشر ذلك وقابل معاشرتهم بذکر المسائل حتی ان من کان من اهله اشتغل بالعلم ومن لم یکن من اهله یجتنبك ولا یجد علیك بل لا یحوم علیك،

عزّت کرو، اور لوگوں کے ساتھ رہنا سہنا اور ملنا جلنا زیادہ نہ کرو الّا یہ کہ وہ تمھارے ساتھ رہنے سہنے اور ملنے جلنے کو پسند کریں، اور اُن کے ساتھ ملنے جلنے کے مقابلہ میں تم ان کو مسائل بتاؤ، تاکہ اُن میں جو کوئی شخص اہلِ علم ہو وہ علم میں مشغول ہو جائے، اور جو شخص اہلِ علم سے نہ ہو اور مسائل کے ذکر کو پسند نہ کرے وہ) تم سے بچے، اور تمھارے اوپر ناراض بھی نہ ہو، بلکہ تمھارے پاس بھی نہ پھٹکے، (کیونکہ جسے علم نہیں اور علم کا ذوق بھی نہیں وہ اہلِ علم کے پاس اُٹھنا بیٹھنا پسند نہیں کرتا) "

۳۴ وایاك ان تکلم العامة فی اصول الدین من الکلام فانهم قوم یقلدونك و یشتغلون بذلك،

"اور اس بات سے پرہیز کرو کہ عوام کے ساتھ دینی باتوں کو علم کلام کے پیرایہ میں بیان کرو، کیونکہ یہ لوگ تمھاری تقلید کریں گے اور علم کلام کی باتوں میں مشغول ہوں گے، (جو اُن کے لئے مضر ہوں گی) "

۳۵ ومن جاءك یستفتیك فی المسائل فلا تجب الّا عن سواله ولا تضم الیه غیره فانه ینشوش علیه جواب

"اور جو شخص تمھارے پاس مسائل کے بارے میں فتویٰ لینے آئے اسے صرف سوال کا جواب دینا، اور جواب کے ساتھ کوئی بات شامل نہ کرنا کیونکہ

سوالہ،

---

| | |
|---|---|
| وان بقیت عشر سنین من غیر قوت ولا کسب فلا تعرض عن العلم فانک اذا اعرضت عنہ کانت معیشتک ضنکًا علیٰ ما قال تعالیٰ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا، | (۳۶) "اور اگر تم دس سال بھی بغیر خوراک اور بغیر کسبِ معاش رہ جاؤ تب بھی علم کی جانب سے روگردانی نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے (علم سے) اعراض کیا تو تمہاری روزی تنگ ہو جائے گی جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے، وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا (اور جس نے اعراض کیا میرے ذکر سے بلاشبہ اس کے لئے تنگی کی زندگی ہے)" |
| واقبل علیٰ متفقھتک کانک اتخذت کل واحد منھم ابنًا وولدًا لیزید ھم رغبۃ فی العلم، | (۳۷) "اور جو لوگ تم سے فقہ حاصل کرنے والے ہوں ان کی طرف پوری توجّہ کرنا، اور ان کو اپنے ساتھ اس طرح رکھنا کہ جیسے تم نے ان میں سے ہر ایک کو اپنا بیٹا اور اولاد بنا لیا، تاکہ تمہارا یہ طرزِ عمل اُن کی علمی رغبت کے بڑھنے کا سبب ہو" |
| ومن ناقشک من العامّۃ والسّوقۃ فلا تناقشہ فانہ | (۳۸) "اور عوام میں سے بازاری لوگوں میں سے جو شخص تمہارے ساتھ جھگڑا |

يذهب ماء وجهك،

کرے تم اس سے مت جھگڑنا، اگر ایسا کروگے تو تمہاری آبرو جاتی رہے گی'

---

(۳۹) ولا تستنشم من احد عند ذكر الحق وان كان سلطانًا،

"اور حق بات بیان کرتے وقت کسی کی جاہ و حشمت کی پروا نہ کرنا اگرچہ بادشاہ ہو"

(۴۰) ولاترض من نفسك من العبادات، اِلَّا باكثر مما يفعله غيرك ويتعاطاها فان العامة اذا لم يروا منك الاقبال على الطاعات باكثر مما يفعلونها يعتقدون فيك السوء وقلة الرغبة فيها ويعتقدون ان علمك لاينفعك ولايفيدك الاما افادهم الجهل الذى فيهم،

"تمہارے علاوہ جو لوگ عبادات میں مشغول رہتے ہیں تم اپنے نفس کو ان کی عبادات سے زیادہ عبادت میں مشغول کرو، جب تک نفس دوسروں سے بڑھ کر عبادت نہ کرے تم اپنے نفس سے راضی نہ ہونا کیونکہ عوام جب تمہاری جانب سے عبادات پر اس سے زیادہ توجہ نہ دیکھیں گے جتنی عبادات وہ خود انجام دیتے ہیں تو وہ تمہارے بارے میں بُرے خیالات رکھیں گے، اور یہ سمجھیں گے کہ تم کو عبادات کی رغبت کم ہے، اور اُن کا تمہارے بارے میں یہ عقیدہ ہوگا کہ تم کو علم نے صرف اتنا ہی نفع دیا، جتنا اُن کی جہالت نے اُن کو نفع دیا (کیونکہ جب تم عبادات میں عوام کے برابر رہوگے، تو وہ سمجھیں گے کہ جیسے ہم ہیں ویسے یہ ہیں، ان کو علم سے کیا فائدہ پہنچا)۔"

(۴۱) واذا دخلت بلدة فيها

"اور جب تم کسی ایسے شہر میں داخل ہو

أهل العلم فلا تتخذها لنفسك بل كن كواحد من أهلها ليعلموا أنك لا تقصد جاههم ومنعتهم وإلا يخرجون عليك بأجمعهم ويطعنون في مذهبك والعامة يخرجون عليك وينظرون إليك بأعينهم فتصير مطعوناً عندهم بلا فائدة،

جس میں اہلِ علم موجود ہوں تو تم اس شہر کو اپنے (جاہ اور منصب اور رفعت) کے لئے اختیار مت کرنا بلکہ ایک عامی آدمی بن کر رہنا جیسے دوسرے آدمی رہتے ہیں، تاکہ وہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ تمہارا مقصد یہ نہیں ہے کہ اُن کی جاہ و عزت (ختم کرکے خود اُن کی جگہ) لے لو، اگر ان کو ایسا خیال آگیا تو وہ سب کے سب تمہارے مقابلہ میں آجائیں گے اور تمہارے مذہب میں طعن کریں گے، اور عوام بھی تمہارے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوں گے، اور تم کو (تیز) نظروں سے دیکھیں گے، اور اس طرح سے تم بلا فائدہ (خواہ مخواہ) مطعون ہو جاؤ گے"

(۲۲) ولا تفتِ وإن استفتوك في المسائل ولا تناقشهم في المناظرات والمطارحات،

"اور (اہلِ علم کے ہوتے ہوئے) فتویٰ مت دینا اگرچہ لوگ تم سے مسائل میں استفتاء کریں اور اہلِ علم سے مناظرہ ردّ و قدح اور علمی مقابلہ مت کرنا"

---

(۲۳) ولا تذكر لهم شيئاً إلا عن دليل واضح،

"اور اُن کے سامنے کوئی بات ذکر مت کرنا الّا یہ کہ دلیل واضح کے ساتھ بیان کرو"

---

ولا تطعن فی اساتذتھم فانھم یطعنون فیك لقول اللہ تعالیٰ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ

(۴۴) "اوران کے اساتذہ کے بارے میں طعن نہ کرنا، کیونکہ وہ اس کی وجہ سے تمھارے اوپر طعن کریں گے، قرآن مجید میں ارشاد ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہیں اُن کو گالی نہ دو، کیونکہ پھر براہِ جہل حد سے گذر کر یہ لوگ اللہ کی شان میں گستاخی کریں گے)"۔

وکن من الناس علیٰ حذر،

(۴۵) "اور لوگوں سے پُر حذر رہنا (ملنے جلنے والوں سے احتیاط رکھنا، کہ کوئی دھوکہ نہ دیدے اور نقصان نہ پہنچادے)

وکن للہ فی سرك کما انت لہ فی علانیتك فلا یصلح امر العلم الا بان تجعل سرہ کعلانیتہ،

(۴۶) "اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے اُسی طرح تعلق رکھو جیسے کہ علانیہ طور پہ سب کے سامنے اللہ سے تعلق رکھتے ہو، (خلوت وجلوت میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ رہو، ایسا نہ ہو کہ "چون بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند" کا مصداق بن جاؤ) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ علم کے تقاضے اُس وقت تک صحیح طور پر پورے نہیں ہوتے جب تک کہ ظاہر اور باطن علم کے مطابق نہ ہو،

واذا ولاك السلطان عملاً مما یصلح لك فلا تقبل ذلك منہ الا بعد ان تعلم

(۴۷) "اور جب بادشاہ تم کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری سپرد کرے جو تمھارے حال کے مناسب ہو تو تم اس کو

انك لولم تقبل قبله غيرك ويتضرر به الناس وبعد ان تعلم انه انما يوليك ذلك بعلمك،

قبول نہ کرنا جب تک یہ نہ جان لو کہ اگر تم قبول نہ کروگے کہ تمہارے علاوہ دوسرا کوئی بد خلق اور بے علم) آدمی قبول کرے گا اور اس سے لوگوں کو نقصان پہونچے گا، اور اس ذمہ داری کو قبول کرنے سے پہلے اس بات کا یقینی ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ تم کو تمہارے علم کی وجہ سے ایسی بڑی ذمہ داری سپرد کر رہا ہی، اگر وہ تمہارے علم کا قائل نہ ہو کسی اور وجہ سے عہدہ دینا چاہتا ہو تو قبول نہ کرنا)"

(۴۸) وایاك ان تتكلم فی مجلس النظر علی خوف او وجل فان ذلك مما یورث الخلل فی الخاطر والكلال فی اللسان

"اور مجلسِ مناظرہ میں (جو شرعاً درست ہو) خوف اور مرعوبیت کے ساتھ بات نہ کرنا، کیونکہ اس سے دل میں آنے والی بات کے اظہار میں خلل واقع ہوتا ہے، اور زبان بولنے سے رُکتی ہے"

(۴۹) وایاك ان تكثر الضحك فانه یمیت القلب،

"اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرنا، کیونکہ یہ دل کو مُردہ کر دیتا ہے"

(۵۰) ولا تكثر محادثة النساء ومجالستهن فانه یمیت القلب،

"اور عورتوں کے ساتھ زیادہ گفتگو نہ کرنا، اور اُن کے ساتھ..... اُٹھنے بیٹھنے کی کثرت نہ کرنا، کیونکہ اس سے (بھی) دل مُردہ ہو جاتا ہے"

ولا تمش الا علی الطمانینة والسکون ولا تکن عجولاً فی الامور، (۵۱) "اور اپنی رفتار میں سکون اور اطمینان اختیار کرنا اور اپنے کاموں میں جلدی مت کرنا"،

ومن دعاك من خلفك فلا تجبه فان البهائم تنادی من خلف، (۵۲) "اور جو شخص تم کو پیچھے سے آواز دے اُس کی پکار کی طرف متوجہ مت ہونا کیونکہ پیچھے سے جانوروں کو آواز دیجاتی ہے"۔

واذا تکلمت فلا تکثر صیاحك، ولا ترفع صوتك (۵۳) "اور جب تم گفتگو کرو تو چیخ پکار زیادہ نہ کرو اور اپنی آواز بلند نہ کرو"۔

واتخذ لنفسك السکون وقلة الحرکة عادة کی یتحقق عند الناس ثباتك، (۵۴) "اور اپنے نفس کے لئے سکون کو اختیار کرو، اعضاء وجوارح کو کم سے کم حرکت دو، تاکہ لوگوں کے نزدیک تمھاری شانِ (متانت اور سنجیدگی) ثابت ہوجائے"،

---

واکثر ذکر الله تعالی فیما بین الناس لیتعلموا منك ذلك، (۵۵) "اور لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا کرو تاکہ لوگ تم سے ذکر سیکھیں (اور تمھارا کثرتِ ذکر دیکھ کر وہ بھی ذکر کی کثرت کرنے لگیں)"۔

واتخذ لنفسك ورداً خلف الصلوات تقرأ فیها القرآن (۵۶) "اور نمازوں کے بعد اپنے لئے کچھ وِرد مقرر کرلو........

وتذكر الله تعالیٰ فیہا وتشکرہ علیٰ ما اودعك من الصّبر وعلیٰ ما اولاك من النعم،

جس میں تم قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اور اس نے صبر کی شان جو تم کو دی ہے اور جو نعمت عطا فرمائی ہے، اس پر اس کا شکر ادا کرو"

---

(٥٧) واتخذ لنفسك كلّ شهر ایامًا معدودۃ تصوم فیہا لیقتدی غیرك بك فی ذلك ولا ترض من نفسك من العبادات بما ترضی بہ العامّۃ،

"اور ہر مہینہ میں چند ایام ایسے مقرر کرلو جن میں روزے رکھا کرو، تاکہ دوسرے لوگ بھی اس میں تمہاری اقتداء کریں، اور اپنے نفس سے اتنی عبادت پر راضی نہ ہو جاؤ جس پر عوام اپنے لئے راضی ہو جاتے ہیں"

(٥٨) وارقب[١] نفسك وحافظ علی الغیر لینتفع من دنیاك وآخرتك بعلمك،

(١) راقب

"اور اپنے نفس کی نگرانی کرو (تاکہ وہ گناہوں اور لایعنی کاموں میں مشغول نہ ہو جائے) اور دوسروں کی بھی نگرانی کرو، تاکہ وہ تمہاری دنیا و آخرت (کے اعمال اور اشغال کو دیکھیں) اور تمہارے علم کے ذریعہ نفع حاصل کرسکیں (اور تمہارے پاس آکر اُن کا وقت ضائع نہ ہو)"

(٥٩) [١] ولا تشتر بنفسك ولا تبع بل اتخذ مصلحًا یقوم

(١) [illegible] مصلحا

"اور بذاتِ خود (بازاروں میں) خرید و فروخت نہ کرنا، بلکہ اس کام

باشغالك وتعتمد عليه في أمورك ،

کے لئے کوئی ایسا شخص تجویز کرلینا جو تمہارے کاموں کو اچھی طرح انجام دیدے اور اس پر تمھیں اعتماد ہو!!

---

(۶۰) ولا تطمئن الی دنیاك والی ما انت فیه فان الله تعالیٰ سائلك عن جمیع ذٰلك ،

"اپنے دنیاوی حالات میں اور تمام امور میں جن میں تم لگے ہوئے ہو مطمئن نہ ہوجاؤ، (اور یہ نہ سمجھو کہ میری زندگی ٹھیک گذر رہی ہے، نفس و شیطان سے اندیشہ کرتے رہو اور اپنے احوال اور اعمال کا جائزہ لیتے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ ان تمام مشاغل و امور کے بارے میں سوال فرمانیوالا ہی جن میں لگے ہوئے ہو!!

(۶۱) ولا تشتر الغلمان المرد،

"اور بے ریش غلام مت خریدو"

(۶۲) ولا تظهر من نفسك التقرب الی السلطان وان قربك فانهم يرفعون اليك الحوائج فان قمت بها اهانك وان لم تقم بها اعابك،

"اور لوگوں پر یہ ظاہر نہ کرو کہ میں بادشاہ کا مقرب ہوں اگرچہ بادشاہ تم کو اپنے سے قریب کرتا ہو، کیونکہ ایسا کرنے سے لوگ تمھارے پاس اپنی ضرورتیں لے کر آئیں گے، پس اگر تم اُن کے کاموں کو بادشاہ کے پاس لے جاؤ گے تو وہ تم کو ذلیل کرے گا، اور اگر تم نے ان کی ضرورتیں بادشاہ تک نہ پہونچائیں تو تمھارا یہ عمل (مقرب ہونے کا دعویٰ کرنا اور پھر حاجتیں بادشاہ تک پہنچانے سے گریز کرنا) تم کو عیب دار بنادے گا (لوگ کہیں گے کہ

یہ جھوٹ موٹ بادشاہ سے اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں اور کر کچھ بھی نہیں سکتے"

(٦٣) وعدّ نفسك منهم الا في فنّك وهو العلم،

"اور تم اپنے نفس کو عام مسلمانوں میں شمار کرو، ہاں جو تمہارا خاص فن ہے یعنی علم (اس میں اپنی علمی اور عملی خصوصی ذمہ داری کا احساس رکھو)"

(٦٤) ولا تتبع النّاس بالخطايا بل اتبعهم في صوابهم،

"اور خطاؤں میں لوگوں کا اتباع نہ کرو بلکہ صحیح اور درست کاموں میں ان کا اتباع کرو (اس سے امور انتظامیہ دنیاویہ مراد ہیں)"

(٦٥) واذا عرفت انسانا بالشر فلا تذكر ذلك منه بل اطلب له خيرا فاذكره به الا في باب الدين، فان من عرفت منه ذلك في دينه فاذكره للناس كي لا يتبعوه ويحذروه فان النّبي صلى الله عليه وسلّم قال اذكروا الفاجر بما فيه كي يحذره الناس،

"اور جب تمہیں معلوم ہو کہ فلاں شخص اچھا آدمی نہیں ہے تو اس کی برائی کا تذکرہ نہ کرنا، بلکہ اس کے اندر کوئی خیر تلاش کر لینا اور اس کا تذکرہ اسی خیر کے ساتھ کرنا، ہاں دینی معاملات میں اس کے شر کا تذکرہ کر دینا چاہئے، (یعنی) جس شخص کے بارے میں تمہیں معلوم ہو کہ وہ علانیہ طور پر شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کر دو (کہ اس کا یہ طریقہ گنہگاری کا ہے) تاکہ لوگ اس کا اتباع نہ کریں، اور اس سے بچیں، حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے اندر

جو خرابیاں ہیں ان کو بیان کر دو، تاکہ لوگ اس سے بچ جائیں"

(٦٦) واذا كان ذا جاه ومنزلة ممن ترىٰ منه الخلل فى الدين فاذكر ذٰلك ولا تبال من جاهه فان الله عزوجل معينك وناصرك وناصر الدين فاذا فعلت ذٰلك مرة هابوك ولم يتجاسر احد على اظهار البدعة فى الدين بين يديك وفى بلدك وسلط العامة عليه فى ذٰلك ليقتدوا بك فى الجد فى الدين،

"اور جب کسی ایسے شخص میں دینی خلل دیکھو جو دنیاوی اعتبار سے صاحبِ جاہ اور صاحبِ مرتبہ ہو تو اس کی (یعنی) اس خرابی کا تذکرہ کر دو اور اس کی جاہ اور بڑائی کی کوئی پرواہ نہ کرو، کیونکہ اللہ عزوجل تمہارا مددگار ہوگا، اور اپنے دین کی مدد فرمائے گا، جب تم (ہمت کرکے) ایک مرتبہ ایسا کر گزروگے تو لوگ تم سے ڈریں گے، اور کوئی شخص بھی تمہارے سامنے اور تمہارے شہر میں دین میں بدعت ظاہر کرنے کی جرأت نہ کرے گا، اور اس قسم کے آدمی پر عوام کو مسلط کر دو، تاکہ وہ دینی جد وجہد میں تمہارا اتباع کریں"

(٦٧) واذا رأيت من سلطانك مالا يوافق العلم فاذكر ذٰلك مع طاعتك اياه فان يده اقوىٰ من يدك تقول له انا مطيع لك فى الذى

"اور جب تم اپنے بادشاہ کے عمل میں کوئی ایسی چیز دیکھو جو علمِ شرعی کے موافق نہ ہو تو تم اپنی فرمانبرداری اس سے ظاہر کرتے ہوئے اس سے اس کا تذکرہ کر دو، اور بتا دو کہ

آنت مسلط فيه على غير انى اذكر من سيرتك مالا يوافق العلم ماذا فعلت ذلك مع السلطان مرة واحدة كفاك لانك اذا واظبت عليه و دمت لعلهم يقمعونك فيكون فى ذلك قمع الدين وافعل ذلك مرة اومرتين ليعرف منك الجد فى الدين والحرص فى الامر بالمعروف، فاذا فعلت ذلك مرّة بحيث عرف الناس منك ذلك الجدّ ثمّ رأيت مرة اخرى ذلك فادخل عليه وحدك ودارِه فى

یہ طریقہ شرعاً درست نہیں، اور فرمانبرداری ظاہر کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں سے قوی ہے، اگر اعتراض اور تنقید کا رُخ اختیار کرکے بات بتاؤ گے تو وہ تم کو تکلیف دے گا اور تمہاری دینی بات رَد کردے گا اس لئے، بات کہنے کا طرز یوں اختیار کرو کہ جن امور میں آپ کا مجھ پر تسلط ہے میں اُن میں آپ کا فرمانبردار ہوں، لیکن میں آپ کے احوال اور اعمال میں ایسی چیز دیکھ رہا ہوں جو علم کے موافق نہیں ہے۔

جب تم ایک مرتبہ بادشاہ کے ساتھ اس طرح کہنے کا معاملہ کرلو تو اس کو کافی سمجھو، (بار بار اسی بات کو مت کہو) کیونکہ اگر

داره وانصحه فی الدین
وناظره ان کان
مبتلعا ان کان
سلطانا فاذکره لـه
مایحضرك من کتاب اللہ
وسنۃ رسولہ فان
قبل ذٰلك منك و الا
فسئل اللہ ان یحفظك
عن ظالمك،

کسی ایک معاملہ میں بار بار کہتے
رہو گے تو اس کے درباری
تمہارے اثر اور مقبولیت کو
اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کریں گے
(اگر انھوں نے ایسا کیا تو تمہارے
زیر اثر جو لوگ دین اختیار کئے
ہوئے ہیں ان میں دینداری ختم
ہو جائے گی) اور اس ماحول میں
دین کی بیخ کنی ہوگی،

یہ نصیحت ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کر دو، تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ تم دینی جد وجہد والے ہو، اور یہ کہ تم کو امر بالمعروف کی حرص ہے، جب تم ایک مرتبہ ایسا کر گذرو جس سے لوگ تمہاری جد وجہد کو پہچان لیں، اور پھر اس کے بعد بادشاہ کو نصیحت کرنے کی ضرورت محسوس کرو تو اس کے پاس تنہا چلے جاؤ، اور اس کے گھر میں اس کی دل داری کرو، اور اس کی دینی خیر خواہی کرو، (یعنی اس کو خیر خواہانہ طور پر دینی باتیں بتاؤ، اور دینی تقاضے سمجھاؤ) اور اس سے مناظرہ کرو اگر بدعتی ہو، اور بادشاہ کو نصیحت کرنا ہو (تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے) اس کے سامنے وہ سب بیان کر دو جو تم کو کتاب اللہ.........

سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یاد ہو اگر وہ قبول کرے تو بہت ہی اچھا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ تم کو ظالم سے محفوظ رکھے"۔

واذکر الموت واستغفر للاستاذین ومن اخذت منھم الدین،

(۶۸) "اور موت کو یاد کرو اور استاذوں کے لئے اور ان سب لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کرو جن سے تم نے دین حاصل کیا ہے"

---

وداوم علی قراءۃ القرآن،

(۶۹) "ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو"

واکثر من زیارۃ القبور والمشائخ والمواضع المبارکۃ،

(۷۰) "قبروں کی اور مشائخ کی اور مبارک مواضع کی کثرت سے زیارت کیا کرو"

واقبل من العامۃ مایعرضون علیک من رؤیاھم فی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی رؤیا الصالحین فی المساجد والمنازل المبارکۃ والمقابر،

(۷۱) "اور عوام میں سے جو لوگ تم سے مساجد میں اور متبرک مقامات اور مقابر میں ملاقات کریں اور تم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور نیک بندوں کے بارے میں اپنے خوابوں کا ذکر کریں تو تم اُن کی اس بات کو مان لینا،

(یعنی ان کی تکذیب نہ کرنا اور اُن کی بات کو غلط نہ کہنا، ہاں اگر شرعی ضرورت سے کچھ کہنا یا اصلاح کرنا ضروری ہو..... تو اس سے دریغ نہ ہو)"۔

ولا تجالس احدا من اھل الاھواء الا علی سبیل الدعوۃ

(۷۲) "اور اہل اہواء (جو بدعت اعتقادی یا عملی میں مبتلا ہوں) اُن کے ساتھ

الى الدين والصراط المستقيم،

اٹھنا بیٹھنا نہ کرنا، الّا یہ ہے کہ دین کی طرف دعوت دینے اور صراطِ مستقیم کی راہ بتانے کے لئے اُن کے پاس جانا پڑے"

---

(٧٣) ولا تكثر اللعن والشتم،

"اور لعنت اور سب وشتم کا استعمال نہ رکھنا"

---

(٧٤) واذا اذن المؤذن فتأهب لدخول المسجد كيلا يتقدم عليك العامة،

"اور جب مؤذن اذان دے تو مسجد میں داخل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ تاکہ عوام تم سے پہلے نہ پہونچ جائیں"

(٧٥) ولا تتخذ دارك فى جوار السلطان،

"اور اپنا گھر بادشاہ کے پڑوس میں نہ بنائیو"

(٧٦) وما رأيت على جارك فاستره عليه فانه امانة عندك ولا تظهر اسرار الناس،

"اور جو کوئی بات اپنے پڑوسی کی... (ناقابلِ اظہار) دیکھو اس کی پردہ پوشی کرو، کیونکہ یہ تمہارے پاس امانت ہے، اور (پڑوسی کے علاوہ) دوسرے لوگوں کے پوشیدہ حالات بھی ظاہر نہ کرو"

(٧٧) ومن استشارك فى شئ فاشر عليه بما تعلم انه يقربك الى الله تعالى، واقبل وصيتى هذه فانك تنتفع بها فى أولاك وأخراك ان شاء

"اور جو کوئی شخص تم سے کسی بھی چیز میں مشورہ طلب کرے تو اس کو وہ مشورہ دو جس کے بارے میں تم کو یقین ہو کہ یہ مشورہ تم کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گا (یعنی وہ مشورہ دو جو تمہارے

اللہ تعالیٰ، | نزدیک بالکل درست ہو، اس میں

کسی قسم کی مشورہ لینے والے کے حق میں بدخواہی نہ ہو جس میں اس کا فائدہ ہو وہی مشورہ دو)، یہ میری وصیت قبول کرو انشاء اللہ تعالیٰ یہ تم کو دنیا و آخرت میں کام دے گی"۔

(مزید سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ):۔

وایاك والبخل فانه یفتضح لدیه المرء،

(۷۸) "بخیل بننے سے گریز کرنا، کیونکہ بخیل آدمی رسوا ہو جاتا ہے، (اور لوگ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں)

---

ولا تکن طماعا ولا کذابا ولا صاحب تخالیط بل احفظ مروتك فی الامور کلها

(۷۹) "اور لالچی نہ بننا، نہ جھوٹا بننا اور نہ ایسی باتیں کرنا جو لوگوں کو چکر میں ڈالنے والی ہوں، بلکہ اپنی مروّت کو تمام امور میں محفوظ رکھنا"۔

---

والبس من الثیاب البیض فی الاحوال کلها،

(۸۰) "اور تمام حالات میں سفید کپڑے پہننا"۔

وکن غنی القلب مظهرا من نفسك قلة الحرص والرغبة فی الدنیا واظهر من نفسك الغنی ولا تظهر

(۸۱) "اور ہمیشہ اپنے دل کو غنی رکھنا، اور لوگوں کے سامنے اپنے بارے میں یہ ظاہر کرنا کہ تم حریص نہیں ہو، اور دنیا کی رغبت نہیں رکھتے ہو (بلکہ)

الفقر وان كنت فقيرًا، — اپنے بارے میں غنی ہونے کو ظاہر کرنا، اور تنگ دستی ظاہر نہ ہونے دینا اگرچہ تنگ دستی ہو"

(٨٢) وكن ذا همة فان من ضعفت همته ضعفت منزلته،

"اور تم ہمت والے بننا، کیونکہ جسکی ہمت کمزور ہو اس کا مرتبہ بھی کمزور ہوتا ہے (یعنی ایسا شخص بلند مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا)"

(٨٣) واذا مشيت في الطريق فلا تلتفت يمنة ويسرة بل دوام النظر الى الارض،

"اور جب راستہ میں چلو تو دائیں بائیں نہ دیکھو، بلکہ ہمیشہ نظر زمین کی طرف رکھو"

(٨٤) واذا دخلت الحمام فلا تساو الناس في المجلس واجرة الحمام بل رجح على ما تعطي العامة لتظهر مروءتك بينهم فيعظمونك،

"اور جب تم حمام میں داخل ہو تو بیٹھنے کی جگہ اور حمام کی اجرت میں لوگوں کے ساتھ برابری اختیار مت کرنا (یعنی بیٹھنے میں عام آدمیوں کی جگہ اختیار مت کرنا اور جتنے پیسے عوام الناس حمام کی اجرت میں دیں تم اس میں برابری مت کرنا) بلکہ عوام جو کچھ دیں تم اس سے بڑھکر دینا، تاکہ ان کے درمیان تمہاری سیر چشمی ظاہر ہو جس سے وہ تم کو لائق تعظیم آدمی سمجھیں"

(٨٥) ولا تسلم الامتعة الى الحائك وسائر الصناع بل اتخذ لنفسك ثقة يفعل ذلك،

"اور اپنا مال ومتاع کپڑا بننے والے اور کسی بھی قسم کی دستکاری کا پیشہ رکھنے والوں کے حوالہ خود مت کرنا،

(یعنی اُن لوگوں کے پاس جانے کی ضرورت ہو تو خود نہ جانا اور نہ خود ان سے معاملات طے کرنا) بلکہ اپنے لئے کوئی ایسا آدمی تجویز کر لینا جس پر بھروسہ ہو، وہ ان کاموں کو انجام دیدیا کرے"۔

ولا تماکس بالحبّات والدّوانیق، (۸۶) "اور لوگوں سے تھوڑا بہت ذرا سا بھی ٹیکس نہ لینا"۔

---

ولا تزن الدراھم بنفسك بل اعتمد علی غیرك، (۸۷) "اور دراہم کو خود وزن نہ کرنا (بلکہ یہ کام کسی بھروسہ والے آدمی کے سپرد کرنا) اور اس بارے میں دوسروں پر بھروسہ کرنا"۔

وحقر الدنیا المحقرة عند اھل العلم فان ما عند اللہ خیر منھا، (۸۸) "اور دنیا کو حقیر جانو جو اہلِ علم کے نزدیک حقیر ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک (اہل علم کے لئے) جو کچھ ہے وہ اس دنیا سے بہتر ہے"۔

---

وول امورك غیرك لیمکنك الاقبال علی العلم وذلك احفظ لجاھك، (۸۹) "اور اپنے ذاتی کام اور انتظامی امور کسی دوسرے شخص کے حوالہ کر دو تاکہ تم علم پر پوری طرح متوجہ ہو سکو، اور اس سے تمہاری عزت بھی خوب اچھی طرح محفوظ رہے گی"۔

وایاك ان تکلم المجانین ومن لا یعرف المناظرة والحجة من اھل العلم والذین یطلبون (۹۰) "اور دیوانوں سے بات کرنے سے پرہیز کرنا اور ان لوگوں سے بات مت کرنا جو اہلِ علم ہوتے ہوئے مناظرہ

العجاه ويتوقون بذكر المسائل فيما بين الناس فانهم.... يقصدون تخجيلك ولايبالون منك وان عرفوك على الحق،

کے طریقہ اور اظہار دلیل کے سلیقہ سے واقف نہ ہوں، اور ان لوگوں سے بھی بات نہ کرنا جن کا مقصد (کوئی علمی فائدہ حاصل کرنا نہیں بلکہ) وہ طلب جاہ کے لئے بحث کرتے ہیں اور لوگوں کے درمیان (اسی مقصد سے) مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں، کیونکہ بحث کرنے سے اُن کا مقصد یہ ہوگا کہ تمھاری آبرو خراب کریں، اور تم کو شرمندہ کریں، اور اس بارے میں وہ تمھاری کوئی پروا نہیں کریں گے، اگرچہ اُن کو اس بات کا یقین ہوگا کہ تم حق پر ہو"

(۹۱) و اذا دخلت على قوم كبار فلا ترتفع عليهم مالم يرفعوك لئلا يلحقك منهم اذية،

"اور جب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ جو تم سے بڑے ہوں تو اُن کے ہوتے ہوئے اُس وقت تک (نشست وغیرہ میں) برتری اختیار مت کرنا جب تک کہ وہی تم کو برتری نہ دیں، اگر اس پر عمل کروگے تو ان سے اذیت نہ پہونچے گی"

(۹۲) و اذا كنت فى قوم فلا تتقدم عليهم فى الصلوة مالم يقدموك على وجه التعظيم،

"اور جب تم کسی جماعت کے اندر موجود ہو تو نماز پڑھانے میں ان سے آگے مت بڑھنا، جب تک وہ خود ہی تم کو بطور اکرام آگے نہ بڑھائیں"

---

(۹۳) ولا تدخل الحمام الا وقت الظهيرة او بالغدوات،

"اور حمام میں دوپہر یا صبح کے اوقات کے علاوہ داخل مت ہونا"

ولا تخرج الى النظارات ،
ولا تحضر مظالم السلاطين
الا بعد ان تعرف انك اذا
قلت شيئاً ينزلون على
قولك فى الحق فانهم ان
فعلوا ما لا يحل وانت عندهم
۹۵ وبما لا يمكنك منعهم ويظن
الناس ان ذلك حق لسكوتك
فيما بينهم وقت الاقدام
عليه ،

"اور عوامی تفریح گاہوں میں مت جانا"
"اور بادشاہوں کے مظالم کے مواقع
میں حاضر مت ہونا، ہاں اگر یہ یقین
ہو جائے کہ جب تم کچھ (نصیحت کے
طور پر) کہو گے تو وہ تمہارے قولِ حق کو
مان کر ظلم سے باز آجائیں گے تو اُن کے
پاس اس موقع پر جا سکتے ہو، اگر اس کا
یقین نہ ہو تو (ان کے مواقع ظلم میں
ان کے پاس نہ جاؤ) کیونکہ اگر تمہاری
موجودگی میں انھوں نے وہ کام کیا جو
حلال نہیں ہے تو ممکن ہے تم ان کے منع کرنے پر قادر نہ ہو، اور لوگ یہ خیال
کرلیں کہ ان کا یہ فعل صحیح ہے اور دلیل یہ بنالیں کہ جس وقت انھوں نے
وہ فعل کیا اس وقت تم موجود ہوتے ہوئے خاموش رہے، (اگر ایسا ہو گا
تو تم خرابی پھیلنے کا ذریعہ بنو گے)"

وایاك والغضب فى مجلس العلم، ۹۶ "اور مجلس میں غصہ سے پرہیز کرنا"

ولا تقص على العامة فان القاص لا بد له من الكذب. ۹۷ "اور عوام کے سامنے وعظ گوئی مت کرنا" کیونکہ عوام میں وعظ کہنے کے لئے جھوٹ بولنا ضروری ہے"

واذا اردت اتخاذ مجلس لاحد من اهل العلم فان كان مجلس فقه فاحضره بنفسك واذكر منه ماتعلمه والا فلا كيلا يغتر الناس بحضورك فيظنون انه على صفة ودرجة من العلم ليس هو على تلك الصفة فان كان يصلح للفتيا فاذكر ذٰلك منه والا فلا تقعد انت ليدرس بين يديك بل اترك عنده من اصحابك ثقة ليخبرك بكيفية كلامه وكمية علمه،

(۹۸) "اور جب تم اہل علم میں سے کسی کے لئے مجلس منعقد کرو تو دیکھو اگر وہ فقہ کی مجلس ہو تو بذات خود وہاں حاضر ہو جاؤ اور اس میں تمھارے علم کے موافق جو باتیں درست ہوں ان کو آگے بیان کر دو، اور اگر وہ شخص صاحب فقہ نہ ہو بلکہ عوامی قسم کا واعظ ہو، تو اس کے لئے مجلس منعقد نہ کرو اور تم بھی وہاں اس کی مجلس میں حاضر نہ ہو تاکہ لوگ تم کو وہاں دیکھ کر دھوکہ میں نہ پڑیں، اور اس شخص کے بارے میں یہ خیال نہ کریں کہ وہ علمی حیثیت سے اونچے درجہ کا آدمی ہے، حالانکہ وہ ایسا نہیں، اور اگر کوئی ایسا اہل علم ہو جو فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتا ہو تو تم لوگوں سے اس کا تذکرہ کر دو، اور اس کی مجلس میں بیٹھ جاؤ، اور اگر اس میں ایسی صلاحیت نہیں ہے تو اس کی مجلس میں نہ بیٹھنا تاکہ تمھارے سامنے درس دے، بلکہ اس کے پاس اپنے معتبر اصحاب میں سے کسی کو چھوڑ دو، تاکہ وہ تم کو اس کی گفتگو کے ڈھنگ اور اس کے علم کی مقدار سے باخبر کر دے"

ولا تعقد مجالس الذکر ولا من يتخذ مجلس عظة بجاهك وتزکیتك له بل وجه اهل محلتك وعامتك الذين تعتمد عليهم مع واحد من اصحابك،

(۹۹) "اور اہل بدعت کی، مجالس ذکر میں اور ایسے شخص کی مجلس میں حاضر مت ہونا جو آپ وعظ کی مجلس کو تمھارے جاہ و مرتبہ اور تمھارے تزکیہ کے ذریعہ مشہور کرنا ..... چاہتا ہو، بلکہ ایسے شخص کی مجلس میں اپنے محلہ والوں کو اور اُن عوام کو بھیجو جن پر تم کو بھروسہ ہو اور ان کے ساتھ اپنا ایک شاگرد بھی کر دو (تاکہ یہ لوگ تمھیں صحیح صورتِ حال بتا دیں)۔"

وفوض امر الخطبة فی المناکح الی خطیب ناحيتك وكذلك الصلوة على الجنائز والعيدين ولا تنسنی فی صالح دعائك واقبل هذه الموعظة منی فانی انما اوصيك لمصلحتك ومصلحة المسلمين اخا وصية۔

(۱۰۰) "اور نکاحوں کے خطبے پڑھنے (یعنی نکاح پڑھانے کا کام) اپنے علاقہ کے خطیب کے سپرد کر دینا (خود اس کام میں نہ لگنا) نیز جنازوں اور عیدین کی نمازیں بھی اُن لوگوں کو پڑھانے دینا جن کے سپرد یہ کام کیے جا چکے ہیں اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں فراموش نہ کرنا، میری یہ نصیحت قبول کرو کیونکہ یہ ایسی وصیت ہے جس میں تمھاری اور عامۃ المسلمین کی مصلحت ہے۔

تمت وبالخير عمت وصية الامام الاعظم ابی حنيفة النعمان لاجل تلامذته ابی يوسف يعقوب بن ابراهيم قاضی القضاة رحمهما الله تعالی۔

"حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی وصیت بنام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ تمام ہوئی۔

# وَصِيَّةُ الاِمامِ اَبی حَنِیفہ رَحمَہُ اللہ تعالیٰ لتلمیذہٖ خالد بن یُوسُف السَّمتی البَصری رحمہ اللہ تعالےٰ

## حضرت امام ابو حنیفہؒ کی وصیت جو انھوں نے اپنے شاگرد خالد بن یوسف بصریؒ کو فرمائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد ان اخذ یوسف
بن خالد السمتی العلم عن
ابی حنیفۃؒ واراد الرجوع الی
بلدۃ البصرۃ استاذن ابا حنیفۃؒ
فی ذلک فقال لہ ابو حنیفۃؒ
حتّٰی ازودک بوصیۃ فیما تحتاج
الیہ فی معاشرۃ الناس ومراتب
اہل العلم وتادیب النفس
وسیاسۃ الرعیۃ ورياضۃ الخاصۃ
والعامۃ وتفقد امر العامۃ.
حتّٰی اذا خرجت بعلمک کان
معک آلۃ تصلح لہ وتزینہ
ولا تشینہ،

حضرت یوسف بن خالد سمتیؒ
(بصری) نے جب حضرت امام ابو حنیفہؒ
سے علم حاصل کر لیا اور اپنے شہر بصرہ
کو واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت امام
اعظمؒ سے واپسی کی اجازت چاہی،
حضرت موصوف نے ارشاد فرمایا
(جانے میں جلدی نہ کرو کچھ انتظار کرو).
یہاں تک کہ میں تم کو ایسی وصیت کا
توشہ دیدوں جس کی تم کو لوگوں سے
میل ملاقات رکھنے اور اہل علم کے
مرتبے پہچاننے اور اپنے نفس کو آدابِ
زندگی پر ڈالنے اور ماتحتوں سے مناسب
طریقہ پر برتاؤ کرنے اور عوام خواص
کے ساتھ ٹھیک معاملہ رکھنے اور لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے میں ضرورت

پڑیگی، میری وصیت کو لے کر جب تم نکلوگے تو تمہارے ساتھ ایک آلہ ہوگا جسکی علم کو ضرورت ہی، اور جو علم کو چار چاند لگائے گا، اور اسے عیب دار ہونے سے محفوظ رکھے گا"

واعلم انك متى اساءت معاشرة الناس صاروالك اعداء وان كانوالك آباءً و امهات، ومتى احسنت معاشرة قوم ليسوالك باقرباء صاروا امهات واباءً،

(سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا): "خوب سمجھ لو! جب تم لوگوں سے برا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے دشمن ہوجائیں گے اگرچہ پہلے سے تمہارے لئے ماں باپ کی طرح بنے ہوئے ہوں، اور جب تم خوبی کا برتاؤ رکھوگے تو لوگ تمہارے لئے ماں باپ کی طرح ہوجائیں گے، اگرچہ پہلے سے تمہارے اور اُن کے درمیان کوئی رشتہ داری کا تعلق نہ ہو"

ثم قال لى: اصبر حتى افرغ لك نفسى، واجمع لك همى واعرفك من الامر تحمدنى فى نفسك عليه، وما توفيقى الّا بالله، فلمّا مضى الميعاد اخلى لى نفسه فقال: انا اكشف لك عمّا تعرضت له،

"اس کے بعد فرمایا کہ صبر کرو یہاں تک کہ میں تم کو تفصیلی وصیت کرنے کے لئے فرصت کا وقت نکال لوں اور اپنے فکر کو تمہاری طرف پورا لگا سکوں اور تم کو ایسی بات بتادوں جس کی وجہ سے تم اپنے دل میں میرے شکرگذار ہوگے، وما توفیقی الّا باللہ،

(حضرت یوسف بن خالدؒ فرماتے ہیں)

جب اتنا وقت گزر گیا جس کے گذر جانے پر وصیت فرمانے کا وعدہ کیا تھا تو مجھ کو تنہائی میں وقت دیا اور فرمایا کہ میں اب تم کو وہ سب باتیں کھول کر بتا دیتا ہوں جن کے لئے میں تمہارے واپس جانے میں آڑ لگانے والا بنا"

"كأني بك وقد دخلت البصرة واقبلت على من يخالفونا بها ورفعت نفسك عليهم تطاولت بعلمك لديهم وانقبضت عن معاشرتهم ومخالطتهم و خالفتهم وخالفوك وهجرتهم وهجروك وشتمتهم وشتموك وضللتهم وضللوك وبدعوك واتصل الشين بنا وبك فاحتجت الى الانتقال عنهم والهرب منهم وهذا ليس من رأى لانه ليس بعاقل من لم يدار من ليس له من مداراته بد حتى يجعل الله مخرجا،

"وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ تم بصرہ میں داخل ہوگے، اور ہمارے مخالفین تمہاری طرف متوجہ ہوں گے اور اس وقت تم اپنے نفس کو (علم کے غرور میں) اُن کے مقابلہ میں بلند کروگے اور علم کے ذریعہ اُن کے سامنے بطور فخر بڑھ چڑھ کر بولنے والے ہوگے (جس کے نتیجہ میں یہ ہوگا کہ) تم اُن کے پاس اٹھنے بیٹھنے اور ساتھ رہنے سے دل برداشتہ ہوجاؤگے، تم اُن کے مخالف ہوگے، اور وہ تمہارے، تم اُن سے قطع تعلق کروگے اور وہ تم سے، تم اُن کو خراب لفظوں سے یاد کروگے، اور وہ تم کو، تم اُن کو گمراہ بتلاؤگے اور وہ تمہارے راستہ کو غلط کہیں گے، اور تم کو بدعت کی طرف منسوب کریں گے، اس سبب کا حاصل یہ ہوگا کہ ہم اور تم دونوں کی ذاتوں کو عیب لگے گا، اور آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ

تم اُن لوگوں کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جانے اور بھاگ جانے پر مجبور ہو گے لیکن یہ کوئی صحیح رائے نہیں ہے (کہ آدمی) ایسے حالات پیدا کرلے کہ جن کی وجہ سے عوام اور خواص میں رہ اور ٹھہر نہ سکے' ہوشیاری اور سمجھداری کی بات یہ ہے کہ میل جول رکھنے کی کوشش کرتا رہے) کیونکہ وہ عقلمند نہیں ہے جو ایسے شخص کے ساتھ نباہنے کا خیال نہ رکھے جس کے ساتھ نباہنا ضروری ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکالے"

• اذا دخلت البصرۃ استقبلک الناس زاروک وعرفوا حقک فانزل کل رجل منھم منزلتہ واکرم اھل الشرف وعظم اھل العلم ووقر الشیوخ والطف الاحداث وتقرب من العامۃ ودار الفجار واصحب الاخیار، ولا تتھاون بالسلطان ولا تحقرن احداً ولا تقصرن فی اقامۃ مروئتک ولا تخرجن سرک الی احد ولا تثقن بصحبۃ احد حتی تمتحنہ ولا تصادق خیسا ولا وضیعا ولا تالفن

"جب تم بصرہ میں داخل ہو گے لوگ تمھارا استقبال کریں گے اور تمھاری زیارت کو آئیں گے اور تمھارا حق... پہچانیں گے، اس وقت ہر شخص کو اس کے مرتبہ کے مطابق جگہ دینا اور شریفوں کی عزت کرنا، اہلِ علم کی تعظیم کرنا، بوڑھوں کی توقیر کرنا، نوعمروں سے لطف کے ساتھ پیش آنا، عوام سے نزدیک ہونا، بدکرداروں کی مدارات (یعنی دلداری) کرنا اچھے آدمیوں کی صحبت اختیار کرنا، صاحب اقتدار (بادشاہ قاضی وغیرہ) کے متعلق (قول و عمل سے) اس طرح پیش نہ آنا

مایُنکر علیک فی ظاہرک وایاک
والانبساط الی السفہاء والمجین
دعوۃ ولا تقبلن ہدیۃ وعلیک
بالمداراۃ والصبر والاحتمال
وحسن الخلق ووسعۃ الصدر
واستجد ثیابک واستفرہ
دابتک واکثر استعمال الطیب
واجعل لنفسک خلوۃ ترم بہا
حوائجک وابحث عن اخبار
حشمک وتقدم فی تادیبہم
وتقویمہم واستعمل فی ذلک
الرفق ولا تکثر العتاب فیہون
العذل ولا تل تادیبہم
بنفسک فانہ ابقی لحالک و
حافظ علی صلواتک وابذل
طعامک فانہ ما ساد بخیل
قط ولتکن لک بطانۃ تعرفک
اخبار الناس فمتی عرفت بفساد
بادرت الی اصلاحہ ومتی عرفت

جس سے وہ معمولی آدمی سمجھے جائیں، کسی
کو حقیر مت سمجھنا، مروّت میں کوتاہی
نہ کرنا، اپنا بھید کسی پر ظاہر نہ ہونے
دینا، کسی کی دوستی پر بغیر امتحان کے
بھروسہ نہ کرنا، کسی کمینہ اور خسیس آدمی
سے دوستی نہ کرنا، جو چیز تمہارے ظاہر
حال کے متعلق نامناسب سمجھی جاتی
ہو اس سے الفت نہ رکھنا، بیوقوفوں
سے بے تکلفی نہ برتنا، دعوتیں اور ہدیے
قبول نہ کرنا، مدارات، صبر، برداشت
خوش خُلقی، سینے کی کشادگی کو لازم کر لینا
نئے کپڑوں کا استعمال رکھنا، سواری
کا جانور اچھا رکھنا، خوشبو کا استعمال
زیادہ رکھنا، اپنی ذاتی ضرورتوں کے
لئے تنہائی کا وقت نکال کر پوری کرنا
اپنے خادموں اور ماتحتوں کے حالات کی تلاش
اور ٹوہ میں رہنا، اُن کو ادب سکھانے
اور درست رکھنے میں پیش پیش رہنا
اور اس سلسلے میں نرمی اختیار کرنا

[illegible]

بصلاح ازددت فیه رغبة و
عنایة وزر من یزورك ومن لا
یزورك واحسن الی من یحسن
الیك اوسیٔ خذ العفو وأمر
بالعرف وتغافل عما لایعنیك
واترك کل من یؤذیك وبادر
فی اقامة الحقوق، ومن مرض
من اخوانك فعده بنفسك و
تعاهده برسلك، ومن غاب
منهم افتقدت احواله ومن
قعد منهم عنك فلا تقعد انت
عنه وصل من جفاك واکرم
من اتاك واعف عمن اساء
الیك ومن تکلم فیك بالقبیح
فتکلم فیه بالحسن الجمیل
ومن مات منهم قضیت حقه
ومن کانت له فرحة هنأته
بها ومن کانت له مصیبة
عزیته عنها ومن اصابته

ڈانٹ ڈپٹ زیادہ نہ کرنا، ورنہ
بے اثر ہو جائے گی، (یعنی وہ ڈھیٹ
ہو جائیں گے) اور ان کو اپنے ہاتھ سے
سزا نہ دینا، اس سے تیرا وقار دیرپا رہے گا
اپنی نمازوں کی پابندی کرنا اور اپنا
کھانا خرچ کرتے رہنا (یعنی احباب،
اقربا، تلامیذ وغیرہم کو کھلاتے رہنا)
کیونکہ بخیل کبھی سرداری کے قابل نہیں
ہو سکتا، تیرا ایک خاص مشیر کار ہونا چاہئے،
جو لوگوں کے حالات سے تجھ کو باخبر کرتا رہے
اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تجھے کسی بگاڑ
کی خبر لگے گی تو اس کو سدھارنے کیلئے
جلدی کریگا، اور جب تجھ کو کسی خوبی کا
علم ہوگا تو اور زیادہ اس کی رغبت
اور اہتمام بڑھاوے گا، جو تیرے پاس
آئے اور جو نہ آئے تو ان دونوں قسم
کے لوگوں کے پاس جا، جو شخص تجھ سے
اچھا یا برا برتاؤ کرے تو اس کے ساتھ
اچھا برتاؤ کرنا، معاف کرتے رہنا

جائحة توجعت بها ومن
استنهضك بامر من اموره
نهضت له ومن استغاثك
فاغثه ومن استنصرك نصرته
واظهر تودداً الى الناس ما
استطعت وافش السلام ولو
على قوم لئام ومتى جمع بينك
وبين غيرك مجلس اوضمك
واياهم وجرت المسائل وخاضوا
فيها بخلاف ماعندك لاتبدلهم
منك خلافاً،

نیکیوں کا حکم دینا، لایعنی چیزوں سے
غافل رہنا، جو تجھ کو ایذا دے اسکو
چھوڑ دینا (یعنی بدلہ لینے کی فکر نہ کرنا)
حقوق قائم کرنے میں جلدی کرنا، تیرے
ملنے والوں میں جو شخص بیمار ہو جائے
بذاتِ خود اس کی مزاج پرسی کو جانا،
اور قاصدوں کے ذریعے اُس کے حالات
کی خیر خبر رکھنا، اُن میں سے جو غائب ہو جائے
(یعنی تیرے پاس آمد ورفت کا سلسلہ
ٹوٹ جائے) تو اس کے حالات کی تفتیش
کرنا اور اُن میں سے جو شخص تیرے پاس

نے سے بیٹھ رہے تو اس کے پاس جانے سے مت رُکنا، جو تجھ سے بدسلوکی کرے
س سے تعلق جاری رکھنا، اور جو تیرے پاس آئے اس کا اکرام کرنا، جو شخص تجھ سے
ی طرح سے پیش آئے اُس کو معاف کردینا، اور تیرے بارے میں جو شخص بدگوئی
رے تو اس کے متعلق اچھی اور عمدہ باتیں کرنا، ان میں سے جو شخص مرجائے،
گر اس کا حق تیرے ذمہ ہو) تو حق ادا کردینا (یعنی وارثوں کو دیدینا) جس کو
شی حاصل ہو اس کو مبارک بادی دینا، اور جسے مصیبت پہونچ جائے اس کو
لی دینا، اور جسے کوئی آفت پہونچے تو بھی دردمندی کا اظہار کرنا، جو کوئی اپنے
ی کام کے لئے تجھ کو اٹھا کر لے چلنا چاہے تو اس کے لئے اُٹھ کھڑا ہونا، اور

اور جو کوئی تجھ سے فریاد کرے اس کا فریاد رس ہو جانا، اور جو کوئی تجھ سے مدد چاہے اس کی مدد کرنا، جہاں تک ہو سکے لوگوں کے سامنے دوستی ظاہر کرنا، سلام خوب پھیلانا اگرچہ کمین لوگوں کو کرنا پڑے، جب تو دوسروں کیساتھ کسی مجلس میں بیٹھے، یا کسی مجلس میں لوگوں کیساتھ تیرا ملنا ہو جائے اور سوالات جاری ہو جائیں جن میں لوگ اپنے غور و فکر کو لیکر گھس جائیں، اور انکے غور و فکر کا نتیجہ تیرے مسلک کے خلاف ہو، تو تو (جلدی سے) اپنی رائے کا اظہار مت کرنا"۔

فان سئلت عنها اخبرت بما يعرفه القوم ثم تقول فيها قول اخر هو كذا وكذا والحجة له كذا فان سمعوه منك عرفوا منزلتك ومقدارك واعط كل من يختلف اليك نوعا من العلم ينظر فيه وخذ هم بجلى العلم دون دقيقه و انسهم ومازحهم احيانا و حادثهم فانها تجلب لك المودة وتستديم مواظبة العلم واطعمهم احيانا وتغافل عن زلاتهم واقض حوائجهم

"پس اگر تجھ سے سوال کیا جائے تو (پہلے) اسی مسلک کا اظہار کر جس کو وہ لوگ (ٹھیک) جان رہے ہوں، اس کے بعد تو کہہ کہ اس میں ایک قول اور بھی ہے جس کا بیان اس اس طرح ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے، اگر تیری بات سنکر وہ تیرے مسلک کو قبول کر لیں، تو تیرا مرتبہ اور تیری عزت پہچان لیں گے (جس سے آئندہ تیرے سامنے کمزور بات کہنے سے رکیں گے) تیرے پاس جو بھی آتا جاتا ہو ہر ایک کو کوئی نہ کوئی علم کی ایسی بات دے جس میں وہ غور کرے اور علم کی کھلی کھلی باتوں کے ذریعہ لوگوں

وارفق بهم وسامحهم ولا
تبن لاحد منهم ضيق صدره
او ضجرا وكن كواحد منهم وعامل
الناس معاملتك لنفسك وارض
منهم ما ترضاه من نفسك
واستعن على نفسك بالصيانة
لها والمراقبة لاحوالها ودع الشغب
ولا تضجر لمن يضجر عليك،
واسمع من يسمع منك ولا
تكلف الناس ما لا يكلفونك
وارض لهم ما رضوا لانفسهم
وقدم اليهم حسن النية واستعمل
الصدق واطرح الكبر جانبا
واياك والغدر وان غدروا
بك واد الامانة وان خانوك
وتمسك بالوفاء واعتصم
بالتقوى وعاشر اهل الاديان
حسب معاشرتهم،

کی گرفت کرنا اس بارے میں باریک باتوں
کو استعمال نہ کرنا، لوگوں کو مانوس رکھنا،
کبھی کبھی مذاق کر لیا کرنا، اُن کے ساتھ
باتیں بھی کرنا، کیونکہ یہ چیزیں تیری لئے
محبت کو کھینچیں گی، اور اس طرح سے
علم کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہ سکے گا، کبھی
کبھی اُن کو کچھ کھلا دیا کرنا، انکی لغزشوں
سے غفلت رکھنا، ان کی حاجتیں پوری
کرنا، اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا،
اور اُن کے قصور کے بارے میں اس طرح
پیش آنا کہ گویا تو نے دیکھا ہی نہیں ہے
کسی کے لئے دل تنگی اور ملالِ خاطر
ظاہر نہ ہونے دینا، اور ان کے ساتھ
اس طرح رہ کہ جیسے تو انہی میں سے
ایک ہی، لوگوں کے ساتھ اس طرح
معاملہ رکھنا جیسے تو اپنے نفس کیساتھ
معاملہ رکھتا ہی، اور تو اپنے نفس کی
طرف سے دوسروں کے حق میں جس برتاؤ
کو پسند کرے اُن کی طرف سے اپنے لئے اسی کو پسند کر، اپنے نفس پر قابو

پانے کے لئے اس طرح (نفس ہی سے) مدد حاصل کرنا کہ تو اس کو خامیوں سے بچایا کرے، اور اس کے حالات کا مراقبہ کرتا رہے، شر پھیلانے والے کاموں کو چھوڑ دے، جو تجھ سے برداشتہ خاطر ہو جائے تو اس کی طرف سے برداشتہ خاطر نہ ہونا، جو تیری طرف کان لگائے تو بھی اس کی بات سننا، لوگ جو کام تجھ سے نہ لیں اُس قسم کا کام تو بھی اُن سے نہ لے، لوگوں کے لئے اُس حالت پر راضی ہو جا جس پر وہ اپنے نفسوں کے لئے راضی ہوں، اُن کی طرف حُسنِ نیت

- کو بڑھانا، سچائی کو کام میں لانا، تکبر ایک طرف کو پھینک دینا، دھوکہ دینے سے بچنا، اگرچہ لوگ تجھ کو دھوکہ دیں' امانت ادا کرنا اگرچہ لوگ تجھ سے خیانت کا برتاؤ کریں، عہدِ دوستی کے پورا کرنے کو مضبوط پکڑنا، پرہیزگاری کو ہاتھ سے نہ جانے دینا، دوسرے دین والوں سے مناسب معاشرت کے ساتھ پیش آنا۔"

فانك ان تمسكت بوصيتي هذه رجوت لك ان تسلم ثم قال له يحزنني مفارقتك ويونسني معرفتك فواصلني بكتبك وعرفني حوائجك وكن لي كابن فانى لك كاب ؎

"(ان نصیحتوں کے بعد حضرت امام صاحبؒ نے اپنے شاگرد عزیز سے فرمایا کہ) بیشک تو اگر میری وصیت کو مضبوطی سے پکڑ لے گا تو میں امید کرتا ہوں کہ (تو سب خرابیوں اور مصیبتوں سے) سالم رہے گا، اس کے بعد فرمایا کہ مجھ کو تیری جُدائی سے رنج ہے اور تجھ سے جو جان پہچان ہے وہ میرے لئے اُنس کا ذریعہ ہے، تو اپنے خطوں کے ذریعے

مجھ سے تعلق باقی رکھنا، اور اپنی حاجتوں سے مجھے مطلع کرتے رہنا، اور (اس بارے میں) تو میرے لئے مثل بیٹے کے ہے، کیونکہ میں تیرے لئے مثل باپ کے ہوں"۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم

اِنتھت وصیۃ الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان بن الثابت الکوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ وأعلی درجاتہ ونفعنا بعلومہ لتلمیذہ یوسف بن خالد سمتی،

"حضرت امام اعظمؒ کی وصیت ختم ہوئی جو اپنے شاگرد یوسف ابن خالد سمتیؒ کو فرمائی تھی"۔

# وَصِيَّةُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ

## لِابْنِهِ حَمَّادٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَىٰ

# حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت

## جو اپنے صاحبزادہ حماد رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يا بُنَيَّ ارشدك الله و ايدك اوصيك بوصايا ان حفظتها وحافظت عليها رجوت لك السعادة في دينك ودنياك ان شاء الله،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور (امورِ خیر میں) تیری تائید فرمائے، میں تجھے چند وصیتیں کرتا ہوں اگر تم نے ان کو یاد رکھا اور اُن پر پابندی سے عمل پیرا رہے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں تم سعادتمند رہوگے "

اولها التقوى بحفظ جوارحك من المعاصي خوفاً من الله تعالى والقيام باوامره عبودية له تعالى

نمبر۱: تقویٰ اختیار کرو (یعنی) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے اعضاء وجوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھو، اور اللہ کے احکام پر پوری طرح قائم رہو، اور اس سب اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت

مقصود ہو"

والثانی ان لا تستقر علی جہل ما تحتاج الی علمہ،

نمبر۲: جس چیز کے جاننے کی ضرورت ہو اس کے جاننے سے جاہل مت رہنا، (یعنی اس کے جاننے کی فکر کرنا اور جہالت پر مت ٹھیر جانا)"

والثالث ان لا تعاشر شخصاً الا من تحتاج الیہ فی دینک ودنیاک،

نمبر۳: جب تک دینی یا دنیاوی حاجت نہ ہو کسی شخص کے ساتھ میل جول مت رکھنا،

والرابع ان تنصف من نفسک ولا تنصف لہا الا الضرورۃ،

نمبر۴: دوسروں کے لئے اپنے سے انصاف کرنا اور بغیر مجبوری کے اپنے نفس کے لئے انصاف کا خواہاں مت ہونا (مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق تو اپنے نفس سے پورے دلاؤ اور اس سلسلہ میں انصاف ہاتھ سے نہ جانے دو، اور اگر اپنا کوئی حق کسی پر ہو اور جس پر حق ہو وہ بے انصافی کر رہا ہو کہ پورا حق دینے سے یا بالکل دینے سے منکر ہو تو اس بارے میں انصاف کی فکر میں مت لگنا، اپنا حق چھوڑ کر ذہن فارغ کر لینا، ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسری بات ہے،

والخامس ان لا تعادی مسلماً ولا ذمیاً،

نمبر۵: کسی مسلمان سے اور ذمی[۱] سے دشمنی مت کرو

---

[۱] جو کافر مسلمانوں کی عملداری میں رہتا ہو اس کو ذمی کہتے ہیں ۱۲

| | |
|---|---|
| والسادس أن تقنع من الله بما رزقك من مالٍ او جاهٍ، | نمبر۶: اللہ تعالیٰ نے جو تم کو مال دیا ہے اور جو (دنیاوی) مرتبہ عطا فرمایا ہے اس پر قناعت کر لینا، |
| والسابع ان تحسن التدبير فيما في يدك استغناءً به عن الناس، | نمبر۷: جو کچھ (مال وغیرہ) تمھارے قبضہ میں ہو اس میں حسن تدبیر اختیار کرنا (سوچ سمجھ کر چلنا تاکہ) لوگوں سے بے نیاز رہ سکو، |
| والثامن على ان لا تستهين عين الناس عليك، | نمبر۸: لوگوں کی نظروں میں اپنے کو بے وزن مت بنانا، |
| والتاسع ان تقمع نفسك من الخوض في الفضول، | نمبر۹: فضول باتوں اور فضول کاموں میں پڑنے سے اپنے نفس کو علیحدہ رکھنا، |
| والعاشر ان تلقى الناس مبتدئًا بالسلام محسنًا بالكلام متحببًا الى اهل الخير مداريًا لاهل الشر، | نمبر۱۰: لوگوں سے ملاقات کرتے وقت خود پہلے سلام کرو (اور) بات کرنے میں خوبی اختیار کرو اہل خیر سے محبت کے ساتھ پیش آؤ، اور اہل شر |

کی مدارات کرو (ان کی دلداری رکھو تاکہ کوئی تکلیف نہ پہنچائیں)

| | |
|---|---|
| والحادی عشر ان تكثر ذكر الله تعالى والصلوٰة على رسوله | نمبر۱۱: اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے |

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
(۱۲) والثانی عشر ان تشتغل بسید
الاستغفار وھو قولہ علیہ
السلام اللھم انت ربی لا الہ
الا انت خلقتنی وانا عبدك
وانا علی عھدك ووعدك
ما استطعت اعوذبك من
شر ما صنعت أبوءُ لك بنعمتك
علی وابوءُ بذنبی فاغفر لی
فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

ساتھ درود بھیجو،
نمبر ۱۲: سید الاستغفار میں مشغول
رہو، (یعنی اس کو پڑھا کرو) سید
الاستغفار یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ
اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی
عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ
بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ
فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ،
اس کی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص شام

---

لہ مشکوۃ المصابیح ص۲۰۲ میں سید الاستغفار کے یہی الفاظ صحیح بخاری سے
نقل کئے ہیں اور ان کے پڑھنے کی فضیلت بھی اسی طرح نقل کی ہے جس طرح متن مذکور میں ہے
ترجمہ سید الاستغفار کا یہ ہے: "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے
پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے
ہو سکے، میں نے جو گناہ کئے اُن کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمتوں کا اقرار
کرتا ہوں، اور جو میں نے گناہ کئے اس کا بھی اقراری ہوں، لہٰذا مجھے بخش دے، کیونکہ
تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا" ۱۲

من قالها حين يمسى فمات من ليلته دخل الجنة ومن قالها حين يصبح فمات من يومه دخل الجنة وعن ابى ابى الدرداء رضى الله عنه حين قيل له احترق بيتك قال ما احترق لكلمات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالها اول نهاره لم تصبه مصيبة حتى يمسى ومن قالها آخر النهار لم تصبه حتى يصبح اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ مَا شَاۤءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ اَعْلَمُ

کو اسے پڑھ لے گا پھر اسی رات میں موت آجائے گی تو جنت میں داخل ہوگا، اور جو شخص اسے صبح کو پڑھ لیگا پھر اُس دن میں مرجائے گا تو جنت میں داخل ہوگا،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا، انھوں نے فرمایا کہ نہیں جلا ان کلمات کی وجہ سے جو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان کو دن کے شروع میں پڑھ لے اس کو شام ہونے تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی، اور جو شخص دن کے آخری حصہ میں انکو پڑھ لے صبح ہونے تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی (چونکہ میں ان کلمات کو پڑھتا ہوں اور آج بھی پڑھے ہیں، اس لئے میرے مکان میں آگ نہیں لگ سکتی) وہ کلمات یہ ہیں:۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

له ترجمہ:۔ "اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا، اور تو عرش عظیم کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا وہی ہوا، اور جو اُس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا

علیٰ یہ روایت امام نووی نے کتاب الاذکار (باب ما یقال عند الصباح و عند المساء) میں عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی سے نقل کی ہے (الدعاء)
لفظ و من کان ذی ... ۱۲

اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ
وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ
عِلْمًا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ
وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ .....
بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ؕ

24023

وَالثَّالِثُ عَشَرَ[۱۳] اَن تُواظب علی
قراءۃ القرآن کل یوم وتھدی
ثوابھا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ووالدیک واساتذتک
وسائر المسلمین،
وَالرَّابِعُ عَشَرَ[۱۴] ان تحترز من
اصحابک اکثر من اعدائک

اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا
لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ط وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ
عِلْمًا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ
وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ
اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ
نمبر ۱۳ : پابندی کے ساتھ روزانہ
قرآن شریف پڑھا کرو اور حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اپنے والدین کو
اور اپنے استاذوں کو اور تمام
مسلمانوں کو اس کا ثواب پہنچایا کرو۔
نمبر ۱۴ : جو لوگ تم سے تعلق رکھتے
ہیں ان کے شر سے بچنے کا اس سے

(بقیہ ترجمہ صفحہ گزشتہ) نیکی کرنے کی اور گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں، مگر اللہ کے
قوت دینے سے جو برتر ہے، اور بڑا ہے، اور میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز کو اپنے احاطہ
علمی میں لئے ہوئے ہیں، اے اللہ بلاشبہ میں آپکی پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر شر والے
کے شر سے اور ہر اُس چوپایہ کے شر سے جس کی پیشانی آپکے قبضہ میں ہے، بیشک میرا رب صراط مستقیم

اذکثر فی الناس الفساد فعدوک من صدیقک مستفاد،

زیادہ اہتمام کرو جتنا اپنے دشمنوں کے شر سے بچنے کا اہتمام کرتے ہو کیونکہ لوگوں میں بگاڑ زیادہ ہو گیا ہے، جو تمہارے دشمن ہیں تمہارے دوستوں ہی سے پیدا ہوتے ہیں،

والخامس عشر ان تکتم سرک وذھبک ومذھبک وذھابک،

نمبر ۱۵، اپنے بھید کو اور اپنے زر یعنی مال کو (اور دنیاوی امور میں) اپنے اختیار کردہ انتظام کو اور کسی جگہ جانے کو پوشیدہ رکھو،

والسادس عشر ان تحسن الجوار وتصبر علی اذی الجار،

نمبر ۱۶، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور پڑوسی سے جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرو،

---

والسابع عشر ان تتمسک بمذھب اھل السنة والجماعة وتتجنب عن اھل الجھالة وذوی الضلالة

نمبر ۱۷، اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کو مضبوطی سے پکڑو اور جہالت والوں اور گمراہوں سے پرہیز رکھو،

---

والثامن عشر ان تخلص النیة فی امورک وتجتھد فی اکل الحلال علی کل حال،

نمبر ۱۸، اپنے تمام کاموں میں نیت خالص رکھو، اور ہر حال میں حلال کھانے کی فکر کرو،

والتاسع عشر ان تعمل بخمسة احادیث جمعتھا

نمبر ۱۹، پانچ حدیثوں پر عمل کرو، جن کو میں نے پانچ لاکھ حدیثوں سے

من خمس مائة الف حديث

جمع کیا ہے، وہ پانچ حدیثیں یہ ہیں:۔

(ا) انما الاعمال بالنيات ولكل امرئ مانوى

(۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى (سب

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، (یعنی ثواب وعذاب نیتوں ہی سے متعلق ہے، عمل خالص اللہ کے لئے ہوگا تو ثواب ملے گا، اور عمل ریاء کاری کے طور پر ہوگا تو باعثِ عذاب ہوگا)۔

(ب) من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه،

(۲) مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ (انسان کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ جو چیز (دنیا یا آخرت میں) اس کے لئے فائدہ مند نہ ہو اس کو چھوڑ دے[۱])۔

(ج) لايؤمن احدكم حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه،

(۳) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ، (تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہ ہوگا جبتک

---

[۱] بہت سے ایسے کام اور ایسی باتیں ہوتی ہیں جو بے فائدہ ہوتی ہیں، اُن سے دینُ دنیا کا کوئی نفع وابستہ نہیں ہوتا، اور وقت برباد ہوتا چلا جاتا ہے ایسی چیزوں کو لایعنی کہتے ہیں، اہلِ باطن کا کہنا ہے کہ ان میں مشغول ہونے سے نیکیوں کی رونق جاتی رہتی ہے، اور یہ نقصان ہوتا ہے کہ اتنی دیر میں جو تلاوت، اذکار درود وغیرہ میں لگ سکتے تھے وہ رہ جاتا ہے۔ تاجرانِ متاعِ دنیوی تو نفع نہ ہونے کو بھی نقصان سمجھتے ہیں مگر طالبانِ آخرت فکر نہیں کرتے، وہ لایعنی میں لگ کر بہت سا وقت برباد کر دیتے ہیں۔ اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جب لایعنی سے بچنا اس قدر قابلِ تنبیہ ہے تو گناہوں سے بچنا کس قدر ضروری ہوگا؟ ۱۲ مترجم

(بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۴)

اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ،

(د) ان الحلال بین
والحرام بین و بینهما
متشبهات لا یعلمهن کثیر
من الناس فمن اتقی الشبهات
استبرأ لدینه وعرضه و
من وقع فی الشبهات وقع
فی الحرام کراع یرعی حول
الحمی یوشك ان یقع فیه
الا وان لکل ملك حمی الا
وان حمی الله محارمه الا
وان فی الجسد مضغة اذا
صلحت صلح الجسد کله
واذا فسدت فسد الجسد
کله وهی القلب ،

(۴) اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَ
الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ
لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ
اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ
وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ
وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ
الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَقَعَ فِیْهِ اَلَا وَاِنَّ
لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ
مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ
مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ
کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ
کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ ط بلا شبہ

حلال (بھی) ظاہر ہے اور بلا شبہ
حرام (بھی) ظاہر ہے، اور دونوں کے
درمیان شبہ کی چیزیں ہیں، جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، سو جو شخص شبہات سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا، اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا (یعنی شبہ کی چیزوں کو چھوڑنے کی بجائے ان کو اپنے عمل میں لے آیا) وہ حرام میں پڑ جائیگا، جیسا کہ چرواہا اپنا ریوڑ کسی کھیت کی باڑ کے قریب چرائے تو عنقریب ایسا

ہوگا کہ کھیت میں (بھی) اس کا ریوڑ چرنے لگے گا، (پھر فرمایا کہ) خبردار! بلاشبہ ہر بادشاہ نے (اپنے قانون وضع کرکے) باڑ لگادی ہے (اور اپنی رعایا کے لئے حد بندی کردی ہے) اور بلاشبہ اللہ کی حد بندی وہ چیزیں ہیں جن کو اس نے حرام قرار دیا ہے (پھر فرمایا کہ) خبردار انسان کے بدن میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا تو سارا جسم درست ہوجائے گا اور وہ ٹکڑا اگر بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جائے گا، خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے،

(۵) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہٖ،

(۵) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ[ل] (کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں) (یعنی کسی بھی مسلمان کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف اس سے نہ پہنچے)

والعشرون ان تکون بین الخوف والرجاء فی حال

نمبر ۲۰: تم اپنی صحت کے زمانہ میں خوف اور رجاء یعنی امید و بیم کے

ل حضرت امام ابوداؤد صاحب السنن رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے کہ انھوں نے ارشاد فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جن میں سے ... چار ہزار آٹھ سو میں نے اپنی کتاب میں جمع کردی ہیں، جو سند کے اعتبار سے صحیح ہیں یا صحیح کے قریب ہیں اور انسان کو اپنے دین پر چلنے کے لئے ان میں سے چار حدیثیں کافی ہیں، (جو اصول پر مشتمل ہیں) پھر وہی چار حدیثیں ذکر فرمائیں جو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نمبر وار ذکر فرمائی ہیں، پانچویں حدیث حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے انتخاب میں زائد ہے، یہ پانچ حدیثیں بہت جامع ہیں، اور زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں ۱۲

| | |
|---|---|
| صحتك وتموت بحسن الظن باللہ وغلبۃ الرجاء بقلب سلیم، ان اللہ غفور رحیم ؛ | درمیان رہو، یعنی فرائض اور احکام بجالاتے ہوئے اور گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے بھی رہو |

کہ پکڑ نہ ہو جائے، اور جو بھی نیک عمل کرو اللہ سے اس کے ثواب کی اور اس کے قبول ہونے کی اور آخرت میں نجات پانے کی امید بھی رکھو) اور جب موت آنے لگے تو اس حال میں مرنا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حُسنِ ظن ہو، (یعنی مغفرت اور نجات کا پختہ یقین ہو) اور امید غالب ہو کہ اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت فرمادیں گے) یہ خوف اور امید قلبِ سلیم کے ساتھ ہو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے ؛

تمّت

وصیۃ الامام الاعظم

لابنہ حمّادؒ رحمہا اللہ تعالیٰ

تمت بالخیر والحمد للہ رب العالمین،

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کا ترجمہ تمام ہوا جو انھوں نے اپنے صاحبزادہ حمّادؒ کو فرمائی تھی ؛

# وَصِيَّةُ الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی

رفع الله درجاته

## لتلمیذه ابی عصمة نوح بن ابی مریم رحمه الله تعالیٰ

فی امور القضاء

# حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وہ

# وصیت؛

جو بسلسلۂ آدابِ قضا حضرت نوح بن ابی مریم رحمہ اللہ کو فرمائی تھی؛

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

قال نوح بن ابی مریم ——

کنت اسأل اباحنیفةؒ عن
معانی الاحادیث فکان یفسرها
ویعبرها ویبینها وکنت
اسأله ایضاً عن المسائل
خاصة وعامة ماکنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت نوح بن ابی مریم رحمۃ اللہ
علیہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت امام
اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث
کے معانی دریافت کرتا تھا، جن کو آپ
خوب اچھی طرح بیان فرماتے تھے،
(کیونکہ شرح معانی حدیث حضرت

اسأله عن مسائل القضاء و
الاحکام فقال لی یوما یا نوح
تدق باب القضاء، قال فلما
رجعت الی مرو لم البث
الا قلیلا حتی ابتلیت بالقضاء
وابو حنیفة باقٍ، قال فکتبت
الیه کتابا اعلمه ذلك واعتذر
الیه فکتب من ابی حنیفة
الی ابی عصمة ورد کتابك
ووقفت علی جمیع ما فیه
وقلدت امانة عظیمة یعجز
عنها الکبار من الناس وانت
..... کالغریق فاطلب لنفسك
مخرجا وعلیك بتقوی الله
فانها قوام الامور، والخلاص
فی المعاد، والنجاة من کلّ
بلیة وبه تدرك احسن
العواقب قرن الله بخیر
عواقب امورنا ووفقنا

امام ابو حنیفہ رح کا خاص فن تھا، اسی
کو فقہ فی الدین کہتے ہیں)۔ نیز میں آپ
سے خوب باریک مسائل پوچھتا تھا،
اور (عام طور سے میرے سوالات قضاء
اور احکام کے بارے میں ہوتے تھے،
حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک دن بطور پیشین گوئی ارشاد
فرمایا کہ اے نوح تو قضاء کا دروازہ
کھٹکھٹائے گا (یعنی تو قاضی بنکر
رہے گا)، پھر جب میں اپنے شہر مرو
کی طرف لوٹا تو تھوڑا ہی عرصہ گذرا
تھا کہ میں قضاء میں مبتلا ہو گیا،
(یعنی قاضی بنا دیا گیا) حضرت
امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت
تک بقیدِ حیات تھے، میں نے انکو
ایک خط لکھا، جس میں قضاء میں
مبتلا ہونے کا تذکرہ کیا، اور معذرت
بھی لکھی (کہ میں نے مجبوراً قضاء کا
کام قبول کرلیا ہے)۔ اس کے جواب

لمرضاته انه سميع قريب،
واعلم ان ابواب القضايا
لايدركها الا العالم النحرير
الذى وقف على اصول العلم
الكتاب والسنة واقاويل
الصحابة وكان له بصر
ورأي ونفاذ فاذا اشكل
عليك شئ من ذلك فارجع
الى الكتاب والسنة والاجماع
فان وجدت ذلك ظاهرا
فاعمل به وان لم تجده
ظاهرا فرده الى النظائر
واستشهد عليه الاصول
ثم اعمل بما كان الى الاصول
اقرب وبه اشبه، وشاور
اهل المعرفة والبصر فان
فيهم ان شاء الله من يدرك
ما لا تدركه انت، فاذا
جلس اليك الخصمان فسو

میں حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے تحریر فرمایا کہ تمہارا خط ملا، اور
اس میں جو کچھ تم نے تحریر کیا ہے اس
سے باخبر ہوا تمہارے گلے میں بہت
بڑی امانت ڈال دی گئی ہے، جس سے
(عہدہ برآ ہونے سے) بڑے بڑے لوگ
عاجز ہوتے ہیں، اور اس وقت تمہارا
حال ایسا ہی جیسے کوئی شخص ڈوبنے
والا ہو، لہذا اپنے نفس کے لئے اس
بھنور سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش
کرو، اور اللہ کے خوف کو لازم پکڑ لو،
کیونکہ یہ چیز تمام امور کو درست رکھنے
والی ہے، اور آخرت میں چھٹکارا
پانے کا ذریعہ ہے، اور ہر مصیبت سے
نجات پانے کا وسیلہ ہے، اور اسی کے
ذریعہ تم اچھے انجام کو پالوگے، اللہ تعالیٰ
ہمارے سب کاموں کو حسن عاقبت
نصیب فرمائے، اور ہم کو اپنی رضا مندی
کے کاموں کی توفیق دے، بلاشبہ

بین الضعیف والقوی والشریف
والوضیع فی المجلس والاقبال
والکلام، ولا تظهرن من نفسك
شیئا یطمع فیك الشریف
لشره وییأس الوضیع
لضعفه، واذا جلس لخصمان
بین یدیك فدعهما حتی
یستمکنا من الجلوس ویذهب
عنهما خجل الجلوس والروع،
ثم کلمهما برفق، وافهمهما
کلامك واستوعب کلام کل
واحد منهما ولا تعجلهما و
دعهما حتی یفرغا من جمیع
ما یریدان الا ان یاخذا فی
فضل فتمنعهما عن ذلك
وتبین لهما ذلك، ولا تقض
عند الضجر والغضب والحزن،
ولا تقض حاقنا ولا جائعا،
ولا اذا کنت مشغول القلب

وہ سننے والا اور قریب ہے،
یہ بات خوب جان لو کہ فیصلوں
کے ابواب ایسے ہیں کہ اُن کو بہت
بڑا عالم ہی سمجھ سکتا ہے، جو اصولِ
علم (یعنی کتاب اور سنت اور حضرات
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال) سے
واقف ہو، اور خود بھی صاحبِ بصیرت
(صحیح رائے) والا ہو، اور نافذ کرنے
کی قدرت رکھتا ہو،
جب تم کو کسی بھی چیز میں اشکال
پیدا ہو تو کتاب و سنت اور اجماع
کی طرف متوجہ ہونا، اگر کتاب و سنت
اور اجماع میں بالکل واضح اور ظاہر
کوئی مسئلہ مل جائے تو اس پر عمل کرو،
اور اگر صراحۃً واضح طور پر مسئلہ نہ ملے
تو اس کے نظائر تلاش کرکے قیاس
کرلینا، اور کتاب و سنت اور اجماع
سے اس کے لئے استشہاد کرلینا،
پھر اُس پر عمل کرنا جو اصولِ ثلاثہ مذکورہ

ولا تقض الا وانت فارغ
القلب، ولا تعجل لفصل
القضاء بين القرابات و
اردد هم مجالس لعلهم
يصطلحون، فان كان والا
قضيت بينهم، ولا تقض
على احد حتى يتبين لك الوجه
التي تلزمه ذلك ولا تلقن
الشاهد، ولا تشر في
مجلسك، ولا توم الى احد
ولا تكل الى قرابتك شيئاً
من الامور، ولا تجيبن احداً
في دعوة فيلزمك التهمة
ولا تتحدث في مجلس
القضاء، واثر تقوى الله
على ماسواه يكفك امور
دنياك واخرتك، ويرزقك
السلامة رزقنا الله واياك
حياة طيبة ومنقلبا كريماً.

سے اقرب اور اشبہ ہو، اور (اس
بارے میں) اہلِ معرفت اور اہلِ دانش
سے مشورہ کر لیا کرنا کیونکہ ان میں انشاء اللہ
تعالیٰ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو وہ
بات سمجھ لیں گے جس کے سمجھنے سے تم
قاصر رہو گے،

جب مدعی اور مدعا علیہ دونوں
فریق تمہارے پاس حاضر ہوں، تو
ضعیف اور قوی اور شریف اور
وضیع (بے حیثیت کم آبرو نظروں
سے گرے ہوئے آدمی) کے درمیان
برابری کرنا، بیٹھنے کی جگہ دینے میں
اور اُن پر توجہ کرنے میں اور بات
کرنے میں برابری کا برتاؤ کرنا، اور
کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہونے دینا
جس سے بڑا آدمی اپنی بڑائی کی وجہ
سے تم سے کوئی بے جا امید رکھنے لگے
(کہ ناحق ہوتے ہوئے فیصلہ اس کے
حق میں کردو گے) اور گرا ہوا آدمی

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا وسندنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؂

# تمت بالخیر

گرا ہوا ہونے کی وجہ سے تمھاری جانب سے ناامید ہو جائے (اور یہ سمجھنے لگے کہ اگر فیصلہ میرے حق میں ہوگا تب بھی میرے حق میں فیصلہ نہ ہوگا) جب دونوں فریق تمھارے سامنے بیٹھ جائیں تو ان کو اتنی دیر چھوڑے رکھنا (یعنی مہلت دیدینا) کہ وہ اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اور عدالت میں حاضری کی شرمندگی اور خوف اُن کے دل سے چلا جائے، پھر اُن سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، اور اپنی بات اُن کو سمجھانا، اور اُن میں سے ہر ایک کی پوری بات سننا، اور ان کو جلدی میں مت ڈال دینا، (یعنی ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کرنا جس سے وہ اپنی بات جلدی ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں) اور اُن کو اس حد تک اپنا اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دینا کہ وہ (پوری طرح) ساری بات کہہ کر فارغ ہو جائیں جو وہ کہنا چاہتے ہیں، ہاں اگر وہ فضول باتیں کرنے لگیں تو ان کو روک دینا، اور بات بتا دینا، (کہ اس بات کا اصل معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے)، اور تنگدلی اور بددلی اور غصہ اور رنج کے وقت کوئی فیصلہ نہ کرنا، اور ایسے وقت بھی کوئی فیصلہ نہ کرنا جبکہ تم کو پیشاب پاخانہ کا تقاضا ہو، یا بھوک لگ رہی ہو، یا تمھارا دل کسی دوسرے کام میں لگا ہوا ہو، فیصلہ صرف اُسی حالت میں کرنا جب کہ تمھارا دل اُلجھن سے اور ہر ایسی بات سے فارغ ہو جو فیصلہ پر پوری طرح توجہ دینے سے مانع ہو، اور آپس میں

رشتہ داروں کے جو جھگڑے ہوں ان کے فیصلوں میں جلدی نہ کرنا، اور چند مجلسوں میں ان کو بلانا ممکن ہو وہ آپس میں صلح کرلیں، اگر وہ صلح کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ اُن کے درمیان شرعی فیصلہ کر دینا، اور کسی کے خلاف فیصلہ نہ کرنا جب تک پوری طرح وہ چیزیں واضح نہ ہو جائیں جن کی وجہ سے اُن پر الزام ثابت ہوتا ہو اور گواہ کو کوئی تلقین نہ کرنا اور اپنی مجلس میں (گواہ یا کسی فریق کو) کوئی اشارہ مت کرنا، اور اپنے اہل قرابت میں سے (قضاء سے متعلقہ امور) کسی کے سپرد نہ کرنا، اور قاضی ہونے کے زمانہ میں کسی کی دعوت قبول نہ کرنا، ورنہ تم پر تہمت لگ جائے گی (کہ دعوت کھا کر اور رشوت لے کر جانب داری کے فیصلے کرتے ہیں)۔

مجلسِ قضاء میں (احباب و اصحاب سے) بات چیت مت کرنا، اور اللہ سے ڈرنے کو ہر چیز پر ترجیح دینا۔ یہ چیز تمھاری دنیا اور آخرت کے لئے کافی ہوگی، اللہ تمھیں باسلامت رکھے، اور ہمیں اور تمھیں حیاتِ طیبہ اور آخرت میں بہترین مقام نصیب فرمائے،

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا وسندنا محمدؐ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

تمت بالخیر

# وَصِيَّةُ الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان بن ثابتؒ

لکبار تلامیذہ رحمہ اللہ تعالیٰ وایاھم

# حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت

## جو انھوں نے اپنے اکابر تلامذہ کو فرمائی تھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روی ابو یوسف انہ قال اجتمعنا عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی یوم مطیر فی نفر من اصحابہ منھم داؤد الطائی وعافیۃ الاودی القاسم بن معن المسعودی وحفص بن غیاث النخعی ووکیع بن الجراح ومالک ابن مغول وزفر بن الھذیل وغیرھم فاقبل علینا فقال :-

انتم مسار قلبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک دن جب کہ بارش ہو رہی تھی ہم چند اصحاب حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حاضرین میں داؤد طائی، عافیہ اودی، قاسم بن معن مسعودی، حفص بن غیاث نخعی، وکیع بن جراح، مالک بن مغول اور زفر بن الہذیل وغیرہم موجود تھے، حضرت امام اعظمؒ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ :-

آپ حضرات سے میرے دل کی

وجلاء حزني قد أسرجت لكم الفقه والجمته فاذا شئتم فاركبوا وقد تركت لكم الناس يطئون اعقابكم ويلتمسون الفاظكم وذللت لكم الرقاب ومامنكم احدٌ الّا وهو يصلح للقضاء وفيكم عشرة يصلحون أن يكونوا مؤدبي القضاة فسألتكم بالله وبقدر ما وهب الله لكم من جلالة العلم لما .. صنتموه عن ذل الاستئجار فان بُلي رجل منكم بالدخول في القضاء فعلم من نفسه خربة سترها الله تعالى عن العباد لم يجز قضاءه ولم يطب له رزقه وان كانت سريرته مثل علانيته جاز قضاءه وطاب له رزقه فان فعته

خوشیاں وابستہ ہیں، تمہیں دیکھ کر میرا رنج وغم دور ہوتا ہے (اور یہ یقین ہوتا ہے کہ فقہ کی خدمت میرے بعد ہوتی رہے گی) میں نے فقہ کو تمہارے لئے ایسی سواری بنادیا ہے کہ جس پر زین کسی ہی ہے، اور لگام لگادی ہے، جب چاہو تم اس پر سوار ہو جاؤ، (یعنی فقہ کے اصول وفروع جو میں نے تمہارے سامنے رکھدیئے ہیں اُن میں تمہیں مہارت پیدا ہو گئی ہے، اُن کی وجہ سے تم جب چاہو زندگی کے ہر شعبہ میں پیش آنے والے مسائل مستنبط کر سکتے ہو) اور میں نے تمہیں علم وعمل سے آراستہ کر دیا ہے (اور تمہیں) اس حال میں چھوڑا ہے کہ لوگ تمہارے پیچھے پیچھے چلیں گے، اور تمہارے لفظوں کو تلاش کیا کریں گے، لوگوں کی گردنیں تمہارے سامنے جھکادی ہیں، تم میں سے ہر شخص قاضی بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، اور تمہارے

ضرورة الی الدخول فیه فلا یجعلن بینه وبین الناس حجاباً ولیصل الصلوات الخمس فی الجامع ولینادِ عند کل صلوٰة من له حاجة فاذا صلّی صلوٰة العشاء الاٰخرة نادیٰ ثلاثة اصوات من له حاجة ثم یدخل الی منزله فان مرض مرضاً لا یستطیع الجلوس معه اسقط من رزقه بقدر مرضه وایما امام عدل فینا أو جار فی حکمه بطلت امامته ولم یجز حکمه وان أذنب ذنباً بینه وبین الناس اقامه علیه اقرب القضاة الیه،

اندرونی افراد ایسے ہیں جو قاضیوں کو احکام دے سکتے ہیں، میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، اور جو عظیم علم اللہ پاک نے تم کو عطا فرمایا ہے اس کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس علم کو تم (بادشاہ سے) قضاء کا سوال کرنے کی ذلت سے محفوظ رکھنا، اگر تم میں سے کسی شخص کو قضاء میں داخل ہونے کا ابتلاء ہو، اور وہ اپنے اندرونی حالات کے اعتبار سے اپنی کسی بدحالت کو جانتا ہو جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے پوشیدہ رکھا ہو تو اس کا قاضی بننا جائز نہ ہوگا اور اس سلسلہ میں جو اسے وظیفہ ملے گا وہ حلال نہ ہوگا، اور اگر اس کا ظاہر باطن ایک ہو تو اس کا قاضی بننا جائز ہوگا، اور اس کا وظیفہ بھی حلال ہوگا

اگر کسی مجبوری سے عہدۂ قضاء قبول کرنا پڑے تو اپنے اور لوگوں کے درمیان ہرگز کوئی پردہ نہ رکھے، اور پانچوں نمازیں (باجماعت) مسجد میں ادا کرے، اور ہر نماز کے وقت یہ آواز لگا دے کہ کسی کو کوئی حاجت ہو تو مجھ سے ملاقات

کر سکتا ہے، پھر جب عشاء کی نماز پڑھ لے تو یہی آواز تین مرتبہ لگائے، اس کے بعد اپنے گھر میں داخل ہو جائے، اگر زمانۂ قضاء میں بیمار ہو جائے جس کی وجہ سے مجلس قضاء میں) بیٹھنے سے عاجز ہو تو جتنے دن بیمار رہا اتنے دن کا وظیفہ ساقط کر دے (یعنی بیت المال سے وصول نہ کرے) اور جو امام المسلمین غلول کرے (یعنی بیت المال میں خیانت کرے) یا ظلم کا فیصلہ کر دے اس کی امامت باطل ہو جائے گی اور اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔ اور اگر امام المسلمین کوئی (ایسا) گناہ علانیہ طور پر کر بیٹھے (جس کی وجہ سے حد واجب ہوتی ہے) تو جو قریب ترین قاضی ہو وہ اس پر حد قائم کرے۔

## تمت بالخیر

وصیۃ الامام الاعظم لکبار تلامیذہ رحمھم اللہ تعالیٰ

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت ختم ہوئی، جو انھوں نے اپنے اکابر تلامذہ کو فرمائی تھی۔

کتبہ سید شاد حسین کاظمی

## اوجز المسالك الى موطا الامام مالك

للشيخ الاجل مولانا محمد زكريا الكاندهلوي دام فيضه. هو من اوفى الشروح للموطا يغني المحدث والطالب من اسفار ضخمة وشروح كثيرة، يحتوي على شرح الحديث وبيان المطالب وتفصيل المذاهب وتراجم الرواة مع مقدمة فائقة نافعة جدا للمحدث والطالب لمكانة عظيمة عند المحدثين، وقد طبع بالحروف الحديدية في خمسة عشر مجلداً،

## حجة الوداع وعمرات النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

لايضا كتاب منفرد في بابه يجمع شتى العلوم والمعارف التي تتعلق بحجة النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم وعمراته، اذا طالعه القارئ يحسب انه مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في سيره من المدينة المنورة الى مكة المعظمة ثم الى منى، الى عرفات وجميع مشاهد الحج ثم قفوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الى المدينة المنورة فيه استيعاب شامل واستقصاء كامل مع امانة النقل والاحالة على كتب السلف، طبع مراراً بالهند والباكستان وبيروت،

## اماني الاحبار في شرح معاني الآثار للطحاوي

للداعية الكبير الامام العلامة محمد يوسف الكاندهلوي رحمه الله تعالى،

هو شرح نفيس على شرح معاني الآثار للامام الطحاوي بين موجز ومطنب، اهتم فيه المؤلف بشرح الحديث وتراجم الرواة وحل انظار الطحاوي وبيان للمذاهب مع ادلتها وترجيح ما ترجح عنده باعذب بيان واحسن تبيان، وصل رحمه الله تعالى الى آخر ابواب الوتر ثم انتقل الى رحمة الله تعالى وشرحه هذا مطبوع في اربع مجلدات،

تطلب هذه الكتب من هذين العنوانين :-

(١)

## المكتبة الامدادية باب العمرة مكه معظمه (سعودي عرب)

(٢)

## المكتبة اليحيوية مظاهر علوم سهارنپور (الهند)